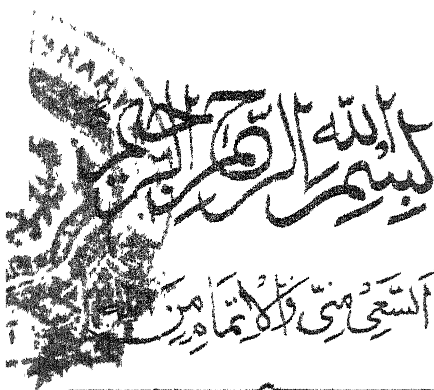
فہرست صحت سہوہائے اغلاط رسالۂ معیار الحدیث

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	۱۳	فوت	قوت	۱۷	۱۲	علی الصباع	علی الصباح
۲	۴	مشایخین	مشائخین	۱۸	۸	کریلیجئے	کرلیجئے
۳	۱۴	طبہ	طلبہ	۲۱	۱۲	ریہ	زہر
۶	۳	حدیث ص	حدیث قدسی	۲۳	۵	[illegible]	
۸	۱	بالکذاب	بالکذب	۲۳	۲۰	ہوگا	نہوگا
۸	۹	نعت	لغت	۲۴	۱۷	پھرا	پھر
۸	۱۴	محدتین	محدثین	۲۴	۲۱	مروی	مروج
۱۱	۱۷	اخبرنی	اخبرنی	۲۶	۱۴	حقیقہ	حقیقت
۱۱	۲۱	دسحانی	دیجاتی	۲۷	۱۲	معتدیہ	معتدبہ
۱۲	۲۲	اون اون	اون	۲۷	۲۲	فدلجوہ	فذبجوہ
۱۳	۱۲	متازیہ تہا	ممتازنہ تہا	۲۸	۱۵	کرتا	کرنا
۱۴	۱۵	اشارہ	اشارے	۲۸	۱۲	کرتا	کرنا
۱۴	۱۶	چاہنے	چاہیے	۲۸	۲۰	گماہ	گناہ
۱۶	۱۴	سرید	یزید	۲۸	۲۱	معل	فعل
۱۶	۱۵	سعیت	شعیب	۲۹	۳	بہ لشدید	بہ تشدید
۱۷	۸	والدہ	بوالدہ	۲۹	۲۲	پرکردی ہے	کردیا گیا
۱۷	۱۱	جناب امام	جناب باری	۳۰	۲		

۳۰	۵	عیشی	عیشی	۴۰	۱۵	وارثہ مستحق ہوسکتی ہیں نصفین	ورثہ مستحق ہوسکتی ہیں یا نہیں
۳۰	۸	عبسی	عنسے	۴۰	۲۰	ورنہ	ورثہ
۳۱	۳	بزمدہ	بردہ	۴۰	۲۱	سےھے	ھے
۳۱	۱۳	بلے تحتانیہ	یلۓ	۴۰	۲۲	سےنھے	x
۳۲	۲۲	بار	با	۴۰	۲۳	سے	ھے
۳۳	۲	ابوقیس زماد	ابوقیس زیاد	۴۰	۲۵	یاس	پاس
۳۳	۱۱	شیخین	صحیحین	۴۰	۲۶	ماطل	باطل
۳۳	۱۱	حدیث	واقع ہو	۴۱	۱	مزابنتہ	مزابنہ
۳۴	۳	حربی	جرمی	۴۱	۳	(د)	x
۳۴	۱۹	انصاری	انصار	۴۱	۱۹	کرلنے	کرتے
۳۵	۳	مبن	مین	۴۱	۲۰	علماؤن	علما
۳۵	۱۱	بیاے	بیاے	۴۲	۸	البواقی	البواقی
۳۵	۱۶	تودی	توزی	۴۲	۱۷	سہاکرلی	ہواکرتی
۳۵	۲۰	ہمزہ	ہمزہ	۴۲	۱۸	سےمعنے ہین	سے معنے ہے
۴۰	۵	رقی علیہ	رقی عدہ	۴۲	۲۰	فراۃ	قرأۃ
۴۰	۱۰	بین الظہر	بین الظہر والعصر	۴۴	۱۱	فیقر القران	فیقرء القران

فہرست مضامین رسالہ معیار الحدیث



ہمارے مقدس اسلامی مذہب کا اصولی مسئلہ یہہ نہین ہے کہ کتاب و سنت رسول چھوڑ دیجائے اور معمولی حضرات کے اقوال و افعال پر عمل کیا جائے ہمارے اسلامی دنیا کے ابدی بقا کے لئے مہر س دور وشن کتابین ایسے دے گئے ہین جس پر عمل کرنا گمراہی سے نجات پانا۔ اور منزل مقصود کے زینہ پر قدم جمانا ہے۔ یہہ مانا کہ کسی کی لاعلمی۔ یا کم علمی۔ یا کم فہمی۔ یا کم سوادی۔ ضرور مسائل کے استخراج سے عاجز ہے مگر اوسکے نسبت یہہ باور نہین کیا جاسکتا کہ اوسکا مستخرج و مستنبط فقہی مسائل پر عمل کرنا اصولی مسئلہ کے منافی ہو۔ میرا یہہ خیالی مجرد بیان اس عقیدہ پر اوس حد تک لائق اطمینان سمجھا جاتا ہے جس کے نسبت نظر بداہۃ اور بداہۃ عقل کی سچی شہادت مانی جاتی ہو۔ اور نقلیات مین مجرد بیانی اوس حد تک لائق اطمینان ہوسکتی ہے جہانتک دائرہ تقلیدی ہے یا صرف میدان جہالت

میری اس تمہیدی تقریر سے یہہ بات صاف طور پر ثابت ہوسکتی ہے کہ ہر شخص کو لازم ہے کہ کتاب و سنت پر عمل کرے اور بصورت عدم معلومات اصول استنباط و عدم قوت استخراج مسائل شرعیہ مستنبط مسائل پر عمل کرنے کو نامناسب خیال کرے

اس مؤلف کا نام محمود صمدانی بن مولوی قاضی محمد رکن الدین احمد قادری نقشبندی۔ سہروردی چشتیہ۔ حنفی۔ بن قاضی مولوی محمد شریف الدین احمد المعروف قاضی شکر اللہ قاضی سرکار بیڑ ضلع اورنگ آباد

صوبہ خجستہ بنیاد ۔ جعل اللہ الجنۃ مثواھما
مجھے اسبات پر زیادہ فخر حاصل ہے کہ یہہ رسالہ بھی میری اسلامی بادشاہ پابند اصول شریعت مصطفوی ۔ نافذ احکام اوامر ونواہی ۔ پیروی خلفاء راشدین تتبع صحابہ متطہرین ۔ عقیدت مند اولیاء کرام ۔ ارادت مند مشایخین ذی الاحترام حافظ حق العباد خافض لواء کفر والحاد ۔ عفو کیش ۔ رافت منش سلطان ابن سلطان خاقان ابن خاقان سپہ سالار فتح جنگ مظفر الممالک نظام الملک نظام الدولہ آصفجاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ و ظل ظلالہ علی رؤس العباد الی یوم التناد ۔ کے عہد مبارک مین مکمل ہوا اور میرے استاد عالم باعمل فاضل اکمل ۔ فقید المثل ۔ عدیم البدل ۔ وحید العصر فرید الدہر بحر طمطام حبر قمقام ۔ حاوی علوم نقلی جامع علوم عقلی مولانا مولوی محمد منصور علیصاحب مرادآبادی سلمہ الہادی مصنف فتح المبین صدر مدرس مدرسہ دینیہ حیدرآباد دکن ۔ صانہ اللہ عن الشرور والفتن کے نظر فیض اثر سے گذرا اور ۲۴ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۶ روز چہارشنبہ سے طبع ہونے لگا ۔

خاص ماہرین فن حدیث اور واقفین اصول اور عام طلبہ سے یہہ عذر کیا جاتا ہے کہ اگر اس رسالہ مین کہین غلطی پائین یا میری کم استعدادی کیوجہ سے کوئی لغزش کو ملاحظہ کرلین تو ضروردینی کام اور ملی خیال پیش نظر رکھکر اوسکی اصلاح فرمادین اور دوسرے طبع مین اوسکا لحاظ رکھین ۔ قوم اور ہمارے آنیوالے اسلامی نسل کو اپنے دینی اصول سے مالوف بنائین اعتراضات اور طبع آزمائی سے متنفر نکرین ۔ وما من انسان الا ۔ قل نسی وما من نحل الا ۔ قل خطاء وما توفیقی الا باللہ ۔ حسبی اللہ ونعم الوکیل ونعم المولی ونعم النصیر ۔ یہہ رسالہ جسکا نام (معیار الحدیث) ہے ایک مقدمہ (۹) فصلین اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے

مقدمہ

جسمین چند ضروری باتین حسب ذیل بیان کیے جائینگے

رسول - انسان کے اوس اکمل فرد کا نام ہے جسکو جناب باری نے مخلوق کی طرف تبلیغ احکام کے لئے بہیجا ہو -

صحابہ[1] - اوس مقدس گروہ کا نام ہے جنہون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کی حالت مین ملاقات کی ہو - اور اسلام ہی کی حالت پر انتقال فرمایا -

مہاجرین - اوس مخصوص گروہ صحابہ کا نام ہے جنہون نے بوجہ استیلاء کفار مکہ مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی -

انصار - اون مخصوص قبیلہ عرب کا نام ہے جنہون نے آنحضرت صلعم سے بیعت کی اور ہر حال مین نصرت وجان نثاری کا اقرار فرمایا -

تابعین - اون برگزیدہ جماعت کا نام ہے جنہون نے صحابہ کرام کی ملاقات ایمان کی حالت مین کی ہو اور اسلام ہی کی حالت پر خاتمہ ہوا ہو -

علم حدیث - وہ علم ہے جس سے قول وفعل - وحال نبی صلی اللہ علیہ وسلم بالاستیعاب معلوم ہو جائے

موضوع - حضرت گرامی کی ذات مبارک ہے صلی اللہ علیہ وسلم

واضع حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین -

غائت[2] - سعادت دارین کو پہونچنا -

سند - طریقہ حدیث کا نام ہے جسکو راوی روایت کرتا ہے یعنے وہ طریقہ ہے جو متن تک پہونچا دیتا ہے -

متن - جس تک اسناد ختم ہو -

---

[1] جو حضرات زمانہ مبارک کو جاہلیت مین پا گئے - اور صحابہ کرام کے زمانہ مین مشرف باسلام ہوئے اون حضرات کے صحابیت مین اختلاف ہے ۱۲

[2] عمل بالحدیث موقوف علیہ ہے حقیقت سعادت دارین کے لئے خواہ بالذات ہو خواہ بالعرض ۱۲

جامع - اصطلاح محدثین میں اوسکو کہتے ہین جسمین جمیع[1] اقسام کے احادیث پائے جائین جیسے جامع ترمذی -

مسند و مسانید - اوسکو کہتے ہین جسمین احادیث علی سبیل ترتیب[2] صحابہ بیان کئے جائین -

معاجم - اوسکو کہتے ہین جسمین احادیث علی سبیل ترتیب[3] شیوخ مذکور ہون -

اجزا - اوسکو کہتے ہین جسمین شخص خاص[4] کے مرویات جمع کئے گئے ہون

سنن - اوسکو کہتے ہین جسمین صرف احکام[5] بیان کئے جائین جیسے سنن ابن ماجہ وسنن ابوداؤد وسنن نسائی وسنن دارمی -

سِیَر - اوسکو کہتے ہین جسمین تاریخی احادیث[6] مروی ہون -

تفسیر - اوسکو کہتے ہین جسمین قرآن مجید کی تفسیر کے متعلق احادیث مروی ہون جیسے تفسیر مردویہ - وتفسیر دیلمی وغیرہ -

---

[1] یعنے احادیث عقائد اور احادیث احکام اور احادیث رقاق اور احادیث آداب اکل و شرب و سفر و قیام و قعود - اور وہ احادیث جو تفسیر قرآن اور تاریخی امور و سیر اور فتن اور مناقب و مثالب کے متعلق محدثین ہون ۱۲

[2] ترتیب صحابہ عام اس سے کہ حروف تہجی کے موافق ہو یا سوابق اسلام کے یا شرافت نسبت کے موافق ہو - عجالہ نافعہ ۱۲

[3] ترتیب حروف تہجی کے موافق ہو یا فضیلت کے لحاظ سے

[4] عام اس سے کہ وہ شخص طبقہ صحابہ مین ہو - یا طبقہ تابعین یا تبع تابعین مین ۱۲

[5] یعنے احکام سے وہ احکام مراد ہین جو باب الطہارت سے احکام وصایا تک مسائل علی الترتیب فقہ بیان کئے گئے ہین

[6] سیر کے دو قسم ہین - پہلی بدء الخلق جسمین پیدائش آسمان و زمین و حیوانات و جن و شیاطین و ملائک و انبیاء سابقین و امت ہائے گزشتہ کے متعلق احادیث وارد ہون

دوسری قسم سیرۃ جسمین حضرت صلعم اور جناب صحابہ کرام اور آل عظام کے متعلق احادیث مروی ہون جیسے سیرۃ ابن ہشام ۱۲

علم اداب - اوسکو کہتے ہین جسمین اکل و شرب و سفر و قیام وغیرہ وغیرہ کے متعلق احادیث مروی ہون -

علم سلوک و زہد اوسکو کہتے ہین جسمین رقاق کے احادیث مروی ہون

علم مناقب اوسکو کہتے ہین جسمین فضائل و مثالب کے متعلق احادیث وارد ہون -

علم فتن - اوسکو کہتے ہین جسمین احادیث فتن وارد ہون

اربعین - اوسکو کہتے ہین جسمین چالیس حدیثین ایک باب مین یا ابواب متفرقہ مین بیک سند یا باسانید متعددہ جمع کئے جائین

ترجمۃ الباب - احادیث کو اون کے موافق تطبیق دینے کا نام ہے -

فصل پہلی شرط راوی مین

وہ حسب ذیل چار ہین

(۱)	شرط	اسلام
(۲)	ایضاً	عقل (۱)
(۳)	ایضاً	ضبط (۲)
(۴)	ایضاً	عدالت (۳)

(۱) عقل بدن انسان مین ایک جوہر مجرد ہے جو اشیاء غائبہ کو بالواسطہ - اور اشیاء محسوسہ کو بالمشاہدہ ادراک کرتا ہے

(۲) ضبط راوی اوسوقت معتد بہ ہوتا ہے جب کہ وہ بحسب حاشیہ شروط سے متصف ہو
{ (۱) ہوشیاری (۲) حفاظت (۳) تیقن -

(۳) راوی کا عادل ہونا اوسیوقت معتبر سمجھا جاتا ہے کہ جب اوس مین حسب حاشیہ پانچ شرطین پائی جاتی ہون - اوران شروط کی پوری پوری باتین اور تعریفات ہم نے اپنے رسالہ اصول فقہ مین بیان کیا ہے -
{ (۱) بالغ (۲) عاقل (۳) مسلم (۴) متقی (۵) ذی خلق و مروت

فصل (۲) اقسام حدیث کے بیان میں

احادیث کے اقسام متن وسند وغیرہ کے اعتبار سے ہوا کرتے ہیں جسکی حسب ذیل تفصیل ہے

۱ حدیث قدسی وہ حدیث ہے جسمیں جناب باری سے روایت ہو جیسے قال اللہ سبحانہ تعالےٰ یوذینی ابن آدم یسب الدھر وانا الدھر-الخ

۲ " قولی وہ حدیث ہے جسکو آپ نے بزبان خود فرمایا ہو جیسے قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کذا

۳ " فعلی وہ حدیث ہے جسکو آپ نے بذات خود کیا ہو جیسے رأیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم فعل کذا

۴ " تقریری وہ حدیث ہے جسکو آپ کرتے دیکھیں اور نامناسب نہ سمجھا ہو جیسے نفعل بین یدیہ صلے اللہ علیہ وسلم بکذا -

۵ " مرفوع وہ حدیث ہے جسکی اسناد آپ تک پہونچتی ہو -

۶ " موقوف وہ حدیث ہے جسکی اسناد صحابہ کرام تک پہونچتی ہو جیسے قال عباس بکذا

ف محدثین کے پاس خبر حدیث کے مرادف مانی جاتی ہے جیسے سنت اور مطلق مرادف حدیث ہے پس بایں معنی دونوں میں نسبت مساوات کی ہوگی - یعنے جہان حدیث صادق آئیگی وہاں خبر صادق آئیگی وبالعکس ایک مذہب یہ بھی ہے کہ حدیث منقول عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں - اور منقول عن الغیر کا نام خبر ہے - پس بایں معنے ان دونوں میں نسبت عام خاص مطلق کی ہوگی - یعنے ہر حدیث خبر ہوسکتی ہے اور عکس ضرور نہیں ہے ۱۲

۷	حدیث	مقطوع وہ حدیث ہے جسکی اسناد تابعین تک پہونچتی ہو جیسے قال اعمش
۸	″	متواتر۔ وہ حدیث ہے جسکی نسبت بوجہ کثرت رواۃ ثقہ ہر طبقہ میں احتمال کذب باقی نہ رہے [2]
۹	″	مشہور۔ وہ حدیث ہے جسکی دو سے زیادہ ہر طبقہ کے راویوں نے روایت کی ہو۔
۱۰	″	صحیح لذاتہ۔ وہ حدیث ہے جسمیں شرائط مذکورہ پائے جائیں۔
۱۱	″	صحیح لغیرہ۔ وہ حدیث ہے جسکی اسناد میں بعضے شرائط مذکورہ نہ پائے جائیں مگر اور کسی وجہ سے جبر نقصان اسناد ہو جائے
۱۲	″	حسن لذاتہ وہ حدیث ہے جسکے اسناد میں جبر نقصان کسی دوسری وجہ سے نہوا ہو۔
۱۳	″	حسن لغیرہ۔ وہ حدیث ضعیف ہے جو متعدد طریقوں سے مروی ہو
۱۴	″	معلق۔ وہ حدیث ہے جسکے ابتداء اسناد سے کوئی راوی گرا ہو
۱۵	″	معضل۔ وہ حدیث ہے جسکے اثناء اسناد سے پے درپے دو راوی گرے ہوں
۱۶	″	مرسل [3]۔ وہ حدیث ہے جسکے راوی بعد تابعین آخر اسناد سے گرے ہوں
۱۷	″	منقطع۔ وہ حدیث ہے جسکے راوی ایک یا زیادہ غیر موضع سے گرے ہوں

(۱) موقوف و مقطوع کو اثر بھی کہتے ہیں۔۱۲

(۲) خبر متواتر کے متواتر ہونے کی تعداد بعض نے ۴ شخص و بعض نے ۵ اور بعض نے ۷ اور بعض نے ۱۰ اور بعض نے ۱۲ اور بعض نے ۴۰ اور بعض نے ۷۰ اور بعض نے اس کے سوا مقرر کیا ہے۔ اور ہر ایک نے اپنی اپنی دلیل قائم کی ہے۔

(۳) ارسال میں ہمعصری شرط ہے اور بلاقات مجہول الکیف اور امام صاحب رح اور امام مالک رح کے پاس حدیث مرسل مطلقاً مقبول ہے اور امام شافعی رح کے پاس تاوقتیکہ وہ کسی اور وجہ سے قوت نہ پالے مقبول نہیں اور امام احمد رح کی اس مسئلہ میں دو قول ہیں

۱۸ حدیث موضوع - وہ حدیث ہے جسکو راوی مطعون بالکذب نے روایت کی ہو

۱۹ " متروک - وہ حدیث ہے جسکے راوی کو حدیث مین جہوٹ کی تہمت لگی ہو

۲۰ " منکر[1] - وہ حدیث ہے جسکو راوی ضعیف کے مخالف راوی اضعف نے روایت کی ہو

۲۱ " معلل - وہ حدیث ہے جسکے اسناد مین کوئی ایسی باریک علت ہو جسکے سبب سے صحت حدیث مین نقصان سمجھا جاتا ہے -

۲۲ " مدرج - وہ حدیث ہے جسمین راوی اپنے یا غیر کے کلام کو وضاحت معنے یا تقیید مطلق یا بیان لغت کے غرض سے بڑہا دیا ہو -

۲۳ مقلوب - وہ حدیث ہے جس کے راویون کے نام مقدم موخر ہو جائین جیسے (عن مرۃ بن کعب وکعب بن مرۃ)

(۱) جسکسی کی غلط بیانی یا کثرت غفلت یا کثرت فسق محدثین کے پاس ظاہر ہو جائے تو اون حضرات کی حدیث محدثین کے پاس منکر ہی سے بانی جاتی ہے - نمبر ۱۸ سے نمبر ۲۰ تک اور ایک نمبر ۲۴ جو اقسام احادیث بیان کئے گئے ہین اون احادیث کو علماء محدثین رواۃ کے مکشوف الحال ہونیکی وجہ سے اسباب طعن فی الحدیث سے شمار کرتے ہین - اور جناب مولینا مولوی شاہ عبد الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی نے مضطرب کی یہہ تعریف کی ہے (مضطرب وہ حدیث ہے جسکے اسناد یا متن مین اختلاف واقع ہوا اور اختلاف کے یہہ معنے ہین کہ جو راوی متقدم تہا وہ موخر ہو جائے یا بالعکس - یا کچہہ کم تہا وہ زیادہ ہو جائے - یا بالعکس - یا ایک راوی کی جگہ دوسرا راوی یا ایک متن کی جگہ دوسرا متن یا زیر کی جگہ زبر یا زبر کی جگہ پیش یا سکون کی جگہ کوئی حرکت یا حرکت کی جگہ سکون رکہا جائے یا الفاظ کی تغیر یا متن یا اسناد کا اختصار - یا حذف یا غیرہ واقع ہو جائے (دیکہو رسالہ موصوف)

۲۴ حدیث مزید - وہ حدیث ہے جسکے اثنائے اسناد متصل میں کوئی ایک راوی زیادہ کر دیا جائے

۲۵ " مضطرب - وہ حدیث ہے جسکی دوبارہ روایت پہلے روایت کے مخالف ہو (نخبۃ الفکر) صفحہ ۲۴ حاشیہ ۱۲ قول سخاوی)

۲۶ " منفصل - وہ حدیث ہے جسکے اسناد میں سے کوئی راوی نکل گیا ہو

۲۷ " مدلس(۱) - وہ حدیث ہے جسکا راوی اپنے شیخ کو کسی غرض سے چھپائے اور شیخ الشیخ سے روایت کرے مگر ایسے الفاظ میں جس سے سماع کا وہم ہو سکتا ہو

۲۸ " متابع - وہ حدیث ہے جسکو ایک راوی نے کسی دوسرے راوی کے موافق روایت کی ہو -

۲۹ " شاہد(۲) ایضا

۳۰ ضعیف - وہ حدیث ہے جسکے اسناد میں (رواۃ معتمد نہیں)

(۱) تدلیس میں اصل شیخ کی ملاقات شرط ہے - مدلس کی روایت قبول کرنے میں علما کا اختلاف ہے

(۲) متابعت سے صرف تائید و تقویت سمجھی جاتی ہے - اسکو یہہ لازم نہیں کہ اصل حدیث کے ساتھہ مرتبہ میں بھی مساوی ہو جاے اور یہہ متابعت کبھی نفس راوی میں ہوا کرتی ہے اور کبھی نفس شیخ میں اور جو متابعت کہ نفس راوی میں ہوا کرتی ہے وہ بہ نسبت شیخ کے متابعت کے نہایت ہی پوری اور کامل سمجھی جاتی ہے اور متابعت میں شرط اس بات کی مانی جاتی ہے کہ وہ حدیث فی الواقع دو حدیثیں ایک ہی راوی سے ہوں مگر یہہ قول اوس قول سے مرجح نہیں سمجھا جاتا جسمیں یہہ مخصوص کر دیا ہے کہ اگر موافقت صرف لفظوں ہی میں ہو تو اوس حدیث کو حدیث متابع کہتے ہیں اور اگر صرف معنی ہی میں موافقت پائی جاتی ہو تو اوسکو حدیث شاہد کہتے ہیں عام اس سے کہ یہہ حدیث شخص واحد سے مروی ہو یا کئے سے - قول فیصل یہہ ہے کہ ان دونوں میں اتحاد ذاتی اور تغایر اعتباری ہے ۱۲

۳۱ حدیث مصحّف(۱) - وہ حدیث ہے جسمین تغیر نقاط یا حرکات وسکنات ہو جیسے (من صام رمضان واتبعه ستًا من شوال) کی حدیث مین ابوبکر صولی نے (ستًا) کا (شیئًا) بشین معجمہ ویائے تحتانیہ بنا دیا

۳۲ 〃 محرّف - وہ حدیث ہے جسمین تغیر شکل ہو جیسے جعصر د جعفر پہلے مین ضاد مہملہ سے اور دوسری مین فاء مع الراء المہملتین - یا اُبَی کا اِبی بالاضافت مروی ہو جائے۔

۳۳ 〃 مختلف - وہ دو حدیثین ہین جسمین بظاہر تضاد ہو اور نفی تضاد کے ساتھہ جمع ہو جاسے - کیجائے

۳۴ معنعن - وہ حدیث ہے جسکی تمام اسنادمین (بلفظ عن) روایت

(۱) صاحب خلاصہ نے حسب ذیل اقسام تصحیف بیان کئے ہین (۱) تصحیف بالبصر خواہ متن مین ہو جسکی مثال اوپر گذری خواہ سند مین ہو جیسے یحیی بن معین نے مراجم بالراء المہملہ والجیم المعجمہ کو مزاحم بالزای المعجمہ والحاء المہملہ کے ساتھہ تصحیف کیا ہے (۲) تصحیف بالسمع خواہ سند مین ہو جیسے عاصم الاحول کی تصحیف واصل الاحدب کے ساتھہ کی گئی - خواہ متن مین ہو جیسے زجاجہ بالزاء المعجمہ کی تصحیف حاجہ بالدال المہملہ کے ساتھہ کر دیگئی -
(۳) تصحیف معنًا جیسے صحیح حدیثون مین وارد ہے کہ (انہ صلعم صلے الے عنزۃ) اور راوی نے یہہ خیال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز قبیلے سے طرف عنزہ کے پڑھے - اس قسم کا تبدل و تغیر اکثر باہم محدثین مین عمدا بغرض امتحان ہوا کرتا تھا چنانچہ بخاری اور عقیلی کے باہم ہوا ہے مگر یہہ تبدل و تغیر دائمی طور پر کرنا سخت ناجائز ہے - جب امتحان ہو [illegible] دیا جا [illegible]

۳۵	حدیث	مسلسل(۱)۔ وہ حدیث ہے جسکی روایت میں تمام رجال کا حضرت گرامی تک ایک ہی طریقہ سے مروی ہو۔ مثلاً لفظ سمعت یا اخبرنا یا اللہ یا آخذ بیدی) علی ہذا سارے اسناد میں ایسے ہی الفاظ ہوں جیسے سمعت فلانا یقول سمعت فلانا یقول سمعت فلانا یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا یوں مروی ہو۔ اخبرنا واللہ فلان قال اخبرنا واللہ فلان قال اخبرنا واللہ فلان قال اخبرنا واللہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم وقس علیہ البواقی
۳۶	"	محفوظ (۲)۔ وہ حدیث ہے جسکو راوی ثقہ کے خلاف دوسرے راوی ثقہ نے روایت کی ہو۔
۳۷	"	شاذ ایضاً
۳۸	"	غریب۔ وہ حدیث ہے جسکو شخص واحد نے روایت کی ہو۔
۳۹	"	عزیز (۳) وہ حدیث ہے جسکو دو راوی و شخصوں سے روایت کریں
۴۰	"	مبہم (۴) وہ حدیث ہے جسکے سند میں (اخبرنی فلان یا حدثنی رجل کے واقع ہو۔

(۱) صیغہ ہیں جو حدیث مسلسل میں مروج ہیں (۱) صیغہ سمعت و حدثنی و اخبرنی (۲) قراءت علیہ (۳) قرئ علیہ وانا اسمع (۴) انبأنی (۵) ناولنی (۶) شافہنی (۷) کتب لی (۸) لفظ عن یا اور کوئی جس سے سماع یا عدم سماع اور اجازت کا احتمال ہو نخبۃ الفکر

(۲) فی الواقع یہہ دونوں حدیثیں آپسمیں اتحاد ذاتی اور تغایر اعتباری رکھتے ہیں یعنے جس روایت کے دو راوی ثقہ مانے جاتے ہوں لیکن جس راوی کی ترجیح اسباب ترجیح سے پہچانی جاوے اسکو محفوظ کہتے ہیں اور مرجوح کو شاذ

(۳) اسکے یہہ معنی ہیں کہ ہر قرن میں ایک حدیث کو کم از کم دو راوی کم از کم دو شخصوں سے روایت کر چکے ہوں

(۴) حدیث مبہم مقبول نہیں مگر بشرط صحابیت و بصورت (حدثنی ثقہ یا حدثنی عدل) کے خلاف ہو اور مذہب مختار یہی ہے کہ قبول کیجائے کیونکہ ممکن ہے کہ اوسکی ثقاہت اوسکی اعتقادی ہو نہ نفس الامری

۴۱ حدیث مختلط - وہ حدیث ہے جسکے راوی کے حافظہ میں کسی عارضہ کیوجہ سے نقص آیا ہو۔

۴۲ " معروف - وہ حدیث ہے کہ راوی ضعیف کے مخالف راوی ضعیف نے روایت کی ہو۔

۴۳ " منسوخ - وہ حدیث ہے جسکا حکم کسی وجہ سے باطل کر دیا گیا ہو جیسے ماست النار کی حدیث منسوخ ہے - یا زیارت قبور کی ممانعت منسوخ ہے۔

۴۴ " ناسخ - وہ حدیث ہے جو حکم سابق کو اٹھا دیتی ہے جیسے [illegible] حدیث نے انما الماء من الماء کے حکم کو اٹھا دیا - اور نسخ تصریح نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا قول صحابہ - یا اجماع یا تاریخ سے معلوم ہو سکتا ہے۔

۴۵ " مردود - وہ حدیث ہے جسکو ثقہ کے خلاف غیر ثقہ نے روایت کیا ہو

۴۶ " محکم - وہ حدیث ہے جسکے منافی اور متضاد کوئی دوسری حدیث نہ ہو

۴۷ " سابق - وہ حدیث ہے جسکو دو راوی ایک ہی شیخ سے روایت کریں اور ایک اُن میں کا دوسرے سے پہلے انتقال کرے

۴۸ " لاحق - (بادنی لحاظ) (۱)

۴۹ " مہمل (۲) - وہ حدیث ہے جسکا راوی دو شخصوں سے جنکے باہمی ناموں میں امتیاز نہو مخصوص ایک سے روایت کرے۔

---

(۱) بادنی لحاظ یعنے انمیں کا دوسرا بعد مرنے پہلے کے - (۲) یعنے ایک راوی دو شخصوں سے جنکے باہمی نام یا ان دونوں کے نام اور انکے باپ کے نام یا ان دونوں کے نام اور ان دونوں کے باپ کے نام اور دادا کے نام یا ان دونوں کے نام اور ان دونوں کے باپ کے نام اور دادا کے نام اور دونوں کی نسبت ایک ہی ہو اور ایک دوسرے سے ممتاز نہوں مخصوص ایک سے روایت کرے - حدیث مبہم اور مہمل میں یہ فرق ہے کہ راوی مبہم کا کوئی نام نہ لیا اور راوی مہمل نے گو نام تو لیا مگر [illegible] جس سے [illegible] سکتا ہے - نخبۃ الفکر ۱۲

۵۰ حدیث المتفق و المفترق(۱) - وہ حدیث ہے جسکے اسماء اور آباء رواۃ یا دونون کی کنیتین ایک ہی ہون اور اشخاص مختلف

۵۱ ″ المؤتلف و المختلف - وہ حدیث ہے جسکے اسمای(۲) روات خطاً متفق ہون یا نقطاً مختلف (۳)

۵۲ ″ متشابہ - وہ حدیث ہے جسکے اسماے روات خطاً اور نطقاً متفق ہون اور اسمای آبای روات نقطاً مختلف یا (بالعکس)

۵۳ ″ روایت الاکابر عن الاصاغر وہ حدیث ہے جسکی راوی کبیر(۴) نے راوی صغیر سے روایت کی ہو -

۵۴ ″ روایت الاصاغر عن الاکابر وہ حدیث ہے جسکے راوی صغیر نے راوی کبیر سے روایت کی ہو -

(۱) حدیث مہمل اور حدیث المتفق و المفترق مین یہہ فرق ہے کہ مہمل مین شیخون کے باہمی نامونکا امتیاز نہیں ہوتا اور المتفق و المفترق مین دو راویون کے باہمی اسماء کا اتحاد ثابت ہوتا ہے اور باہمی اتحاد اسطرح ہوگا کہ ان دونون راویون کا نام ایک ہے یا اون دونون کے نام اور ان دونون کے باپ کے نام ایک ہون) یا (اون دونون کے نام اور اون دونون کے باپ کے نام اور اون دونون کے دادا کے نام ایک ہون یا (اون دونون کے نام اور اون دونون کے باپ کے نام اور اون دونون کے دادا کے نام اور دونون کے دادا کے دادا کے نام ایک ہون) حدیث مہمل مین جسقدر اختلافات تھے وہ یہان بہی ملحوظ ہین

(۲) اسمای رواۃ سے عموم مراد ہے یعنے راوی باپ ہو یا دادا - القاب ہو یا کنیت)

(۳) نقطی اختلاف ہو جیسے (یحی) بیای تحتانیہ و حای مہملہ اور (نجی) نون و جیم معجمین یا شکلی اختلاف ہو (شریح بن نعمان) بشین معجمہ و حای مہملہ اور (سریج) بن نعمان بسین مہملہ و جیم معجمہ استاد بخاری

(۴) صغیر کے یہہ معنی ہین کہ وہ راوی (سن) یا (لقا) یا تقدم طبقہ) یا (لیاقت علمی) یا (قوت حافظہ) مین کم مانا جاتا ہو - مثلاً روایت باپ کی بیٹے سے اور صحابہ کی تابعی سے اور استاد کی شاگرد سے اور تابعی کی اتباع سے اسی قبیل سے سمجھی جاتی ہے

(۵) روایت اصاغر کی اکابر سے جو علی العموم محدثین کے پاس شائع ہے -

فصل (۳) طعن فی الحدیث کے بیان میں

حدیث میں طعن بوجوہ ذیل ہوسکتا ہے

۱	حدیث میں راوی کا جھوٹ بکنا	جسکا نام	موضوع ہے
۲	" " راوی کا متہم بالکذب ہونا	"	متروک ہے
۳	" " راوی کا قولی یا فعلی فسق و فجور میں مبتلا ہونا	"	منکر ہے
۴	" " راوی کی جہالت	"	مبہم ہے
۵	" " راوی کی بدعت کاری (۱)	"	"
۶	" " راوی کی کثرت غفلت	"	منکر ہے
۷	" " راوی کی کثرت غلط بیانی	"	"
۸	" " راوی کی روایت ثقہ سے مخالف	"	مردود مدرج مقلوب مزید مضطرب ہے بترتیب
۹	" " راوی کی سوء حفظی		مستقلہ ۱۲ مختلط ہے
۱۰	" " راوی کی روایت علی سبیل التوہم	"	معلل ہے

گو اسکی تفصیل ضروری سمجھی گئی تھی مگر بخوف طوالت ترک نامناسب نہیں تاہم ضروری اشارے ہر ایک کے مقابل کردیے گئے

(۱) بدعت (دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کوئی نئی چال چلنا) اور بدعتی اور مطیع نفس اور ارباب مذاہب باطلہ (مثل خارجی و قدری و تشبیہی و رفضی وغیرہ وغیرہ) کی مرویہ احادیث احتیاطاً مقبول نہیں سمجھے جاتے ہیں۔

(۲) نمبر (۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵) کی رو سے راوی کی عدالت پر طعن ہوسکتا ہے جیسے نمبر (۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰) کے رو سے راوی کا ضبط مطعون ہوتا ہے

فصل (۴) مراتب صحیح

جنکو شرف تقدم اضافی حاصل ہے

وہ حسب ذیل (۷) قسم پر ہیں

قسم	۱	جسکو حضرت بخاری اور مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا ہو (۱)
"	۲	جسکی تخریج صرف حضرت بخاری رحمہ اللہ ہی سے ہوئی ہو
"	۳	جسکی تخریج حضرت مسلم رحمہ اللہ ہی سے ہوئی ہو
"	۴	جسکی تخریج شیخین کے شروط پر ہوئی ہو
"	۵	جسکی تخریج صرف شرط بخاری رحمہ اللہ ہی پر ہوئی ہو
"	۶	جسکی تخریج صرف مسلم رحمہ اللہ ہی کی شرط ہوئی ہو
"	۷	جسکی تخریج شروط شیخین پر نہ ہوئی ہو

علماء محدثین کے پاس یہہ امر طے شدہ ہے کہ کتاب اللہ کے بعد کوئی کتاب ایسی نہیں جو پایۂ صحت کو پہونچے مگر کتاب صحیح بخاری اور مسلم۔ اور اونکے صحت کا منشا یہہ ہی سمجھا جاتا ہے کہ اونہوں نے اون راویوں کے شروط ایسے کچھہ قائم کئے جنسے ناگزیر اون کا وثوق ماننے کے لائق ہے اور جو حدیث ان ہی شروط پر کسی اور احادیث کی تخریج ہوئے تو وہ بھی احادیث اونکی پایہ کو پہونچ سکتے ہیں اور شروط شیخین میں اختلاف ہے اور وجہ اختلاف یہہ سمجھی جاتی ہے کہ اونہوں نے اپنی ذاتی تصنیفات میں کہیں صراحت نکی اور نہ کسی غیر کتابوں میں قلمبند کیا اب جسقدر شروط تحقیق ہوئی ہیں وہ صرف انکی کتابیں اور تصنیفات کے دیکھنے اور تتبع کرنے سے لیکن قطعی حصر کافی اطمینان نہیں دلاتے اس لئے جسقدر میسر ہوسکے وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) نمبر (۱) کو متفق علیہ بھی کہتے ہیں۔ اور احادیث متفق علیہ (۲۳۲۶) ہیں رسالہ اصول ابو نصر

(بخاری رح کے پاس حدیث کے صحیح ہونیکے لئے یہہ ذیلی شروط چاہئے)

شرط ۱ حدیث متصل الاسناد ہو۔
" ۲ طول ملازمت(۱) ہو۔
" ۳ راوی طبقہ اولی کا مشہور(۲) ثقہ ہو۔
" ۴ راوی سے مروی عنہ کی ملاقات ہو۔

(مسلم رح کے پاس حدیث کے صحیح ہونیکے لئے یہہ شروط چاہیے)

شرط ۱ حدیث متصل الاسناد ہو۔
۲ از ابتدا تا انتہا روات ثقہ ہوں
۳ روات ہمعصر ہوں۔
۴ روات مشہور ہوں
۵ شذوذ و علت سے سالم ہو۔

یا شروط شیخین سے مخصوص رجال مراد ہیں۔

(۱) طول ملازمت کے یہہ معنی ہیں کہ راوی اپنے شیخ کی خدمت میں سالہائے سال سفراً حضراً رہا ہو جیسے عقیل بن خالد اور یونس بن مزید اور سفیان عینیہ اور سعیب بن ابی حمزہ

(۲) مشہور ثقہ سے یہہ مراد ہے کہ راوی مسلم صادق مدلس ہو نہ مختلط ہو اور صفات عدالت سے متصف ہو اور ضابط اور متحفظ سلیم الذہن قلیل الوہم سلیم الاعتقاد ہو۔ گویہ شرط مسلم رحمتہ اللہ علیہ کے پاس بھی ملحوظ ہیں مگر فرق اسقدر ہے کہ وہ مسلم رح طبقہ اولی کے راوی و طبقہ ثانیہ کے راوی جیسے اوزاعی اور لیث بن سعد بن ابی ذئب اور طبقہ ثالثہ کے راوی جیسے جعفر بن عرفان اور سفیان بن حسین اور اسحاق بن یحیی کلبی۔ اور طبقہ رابعہ کے راوی جیسے زمعہ بن صالح اور معاویہ بن یحیی صدفی۔ اور طبقہ خامسہ کے راوی جیسے عبد القدوس بن حبیب اور حکیم بن عبداللہ اور محمد بن سعید مصلوب عنہو وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور بخاری صرف طبقہ اولی کے مشہور صحابہ سے اور کبھی تعلیقات میں طبقہ ثانیہ کے راویوں سے جو متصف بصفات مذکورہ ہیں۔

فصل (۵) کتب احادیث مروجہ کے بیان مین

وہ حسب ذیل (۶) ہین

(۱) کتاب جامع صحیح بخاری

(بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر تاریخی احوال)

بخاری کے مصنف ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ گیارہوین طبقہ سے شمار کیے جاتے ہین -

یہہ صاحب بخارا کے رہنے والے شافعی مذہب کے پابند ۱۴ شوال ۱۹۴ سنہ بروز جمعہ پیدا ہوے - لڑکپن ہی مین آنکھین کہو بیٹھے جس سے اون کے والدہ کو سخت رنج وملال تہا صحت کی دعائین کرتین اور منتین مناتین - حسن دعا کا یہہ اثر پڑا کہ (ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام) کو کسی دن خواب مین دیکہا کہ آپ علیہ السلام فرماتے ہین کہ جناب باری نے تیرے لڑکے کی آنکہین تیری دعاؤن کی بدولت سرفراز فرمائے ہین) وہ علی الصباح اٹہکر دیکہتے کیا ہین کہ لڑکے کے دونون آنکہین نہایت نور بصارت کے آب وتاب کے ساتہہ چمک رہی ہین بصارت کا نور ظاہری اون کے حسن نیت کی سچی تعبیر تہی - مگر حقیقت مین خدا نے بصارت باطنی کا بڑا حصہ عنایت فرمایا تہا جس سے محمدی شریعت کا ٹمٹماتا چراغ روشن ہوگیا - کم سنی سے حدیثون کے یاد کرنے کا شوق اور علماؤن کے صحبت مین بیٹہنے کا ذوق یقین دلاتا تہا کہ (یہہ لڑکا ہونہار ہے) سولوین سال ابن مبارک کی ساری کتابین اور وکیع کے پورے نسخے اور لاکہون حدیثین یاد کئے اور سیکڑون طلبہ چشمہ فیض سے شاداب ہوے - اپنی زندگی مین (۹۰۰۰۰) طلبہ کو نعمت عظمی حدیث سے سرفراز کیا - صحیح بخاری کی ہر حدیث (غسل اور شفع) کے ساتہہ لکہے جانی شیخ کے ادب کا کافی ثبوت ہے -

شیخ کا حافظہ حسرت کے لائق تھا چنانچہ حامد بن اسمعیل بخاری نے۔ حضرت بخاری رحمہ سے یہہ بات کہی کہ (آپ اپنی عزیز اوقات کا بڑا حصہ بیکار سمع احادیث میں کیوں ضائع کرتے ہو۔ دوات رکھتے ہو نہ قلم۔ کچھہ یاد کرتے ہو نہ تکرار لکھتے ہو نہ دیکھتے ہو۔ پھر احادیث کا سننا نہ سننا فائدہ ہی کیا دیگا)

جب آپکے ہم درس نے دوات و قلم کے رکھنے پر سخت مجبور کیا بخاری رحمہ نے کئی دن کے بعد جواب یا کہ میں اپنی عزیز اوقات کے ضائع کرنیکے غرض سے نہیں آتا بلکہ تحصیل علوم منظور ہے۔ آپکو اگر میرے حافظہ کا موازنہ کرنا منظور ہے تو لو بسم اللہ اپنے صحیح لکھے ہوئے کتابوں کے ساتھہ مقابلہ کر لیجئے۔ جس سے میری تضیع اوقات کا کافی ثبوت ملجائیگا۔

پھر تو یہہ آن پڑی کہ حامد بن اسمعیل نے اپنے (۱۵۰۰) ہزار صحیح لکھے ہوے حدیثوں کو شیخ کے یاد سے درست کئیے۔

شیخ کو دو لاکھہ غیر صحیح اور ایک لاکھہ صحیح کافی طمینان کے لائق حاشیتیں یاد تھیں صحیح بخاری میں (۷۲۷۵) جس میں (۴۰۰۰) بلا تکرار۔ اور (۳۲۷۵) مکرر مروی ہیں

شیخ کی خبرتنگ میں جو سمرقند سے دو کوس پر واقع ہے شب شنبہ عید الفطر کی رات عشا کے وقت وفات ہوئی اور غرہ شوال ۲۵۶ھ کو نماز ظہر کے بعد شیخ کی تجہیز و تکفین کی گئی۔

مخصوص جو شیخ کی خرتنگ میں رونق افروزی کی یہہ تھی کہ امیر بخارا نے شیخ کو اپنے لڑکوں کی تعلیم کی غرض سے مجبور کیا۔ شیخ محتاط آدمی تھے۔ علم حدیث امیر کے گھر جا پڑھانے کو نامناسب سمجھا۔ اور جواباً یہہ تحریر کی کہ میں علم حدیث کو ذلیل نہیں کر سکتا اگر تجھے اپنے لڑکوں کی تعلیم منظور ہے تو یہاں حدیث کے متعدد حلقہ ہوتے ہیں شریک کروانیکو نامناسب نہ سمجھے امیر نے پھر جواباً یہہ تحریر کی کہ میرے لڑکوں کا منصبی اقتضا یہہ نہیں ہے کہ معمولی لڑکوں کے ساتھہ بیٹھیں اور درس و تدریس میں اپنے عزیز اوقات کو صرف کریں۔

ہان اگر یہہ ہو سکے کہ تعلیم کے وقت کوئی معمولی طالب العلم نرہے اور مخصوص امیرزادے ہی مستفیض ہوون اور نقیب چوبدار شاگرد پیشہ دروازے پر دست بستہ کھڑے رہین اور کسیکو آنے نہ دین - تو البتہ مین اپنے سچے دل سے لڑکون کے پڑھانے مین دریغ نکرونگا - شیخ کو یہہ ناگوار گذرا پہر ایک ایسا سوکہا سا کہا جواب سنایا کہ یہہ علم ہی کسی معمولی آدمی کی میراث نہین بلکہ پیغمبری میراث ہے جسکے ساری امت مستحق ہے - مجھسے تعلیم نہین ہوسکتی قصور معاف کسی اور کو دیکھئے امیر کو اس عدول حکمی کا سخت رنج رہا - اپنی جگہ رویا - پیٹا - دل مین گرہ بندگئی موقع تاکا کیا آخر کچھہ نہ چلا سوجھی تو یہہ سوجھی کہ شیخ کے تصانیف و مذہب واجتہاد مین طعن وتخطئی کرنی چاہئے - علماء ظاہر کو جمع کر کے طعن وتخطئی شروع کی شیخ کی بدچلنی کی نسبت محضرین تیار کرائے جس سے شیخ کو ناگزیر بخارا جانا پڑا - مگر شیخ کی پرزور بددعا کا یہہ اثر پڑا کہ تہوڑے ہی زمانہ مین امیر بخارا کی معزولی کا حکم صادر ہوا اس بد وضعی کے ساتہہ کہ امیر بخارا کو گدہے پر سوار کر کے سارے شہر کے گلی کوچہ گہما کر خدمت سے علیحدہ کر دیا جائے - اور جسقدر علماء ظواہر نے ہمارے شیخ کی نسبت بدبختی کا کامل حصہ مبذول فرمایا تہا اوسیقدر خوار و ذلت کا پورا حصہ پایا - یہہ شیخ کی جناب معمولی نہ سمجھی جائے یہہ وہ ذات مقدس ہے جسکے انتظار مین جناب سرور کائنات مع اصحاب کبار منتظر سرراہ تشریف فرما تہے -

قصہ یہہ ہے کہ کسی بزرگ سید ابو عبدالواحد کا بیان ہے کہ مین نے جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ مع صحابہ کرام سرراہ کسی کے منتظر سے تشریف فرما ہین - مین اداب قرائن اسلام بجالا کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم کس کے انتظار مین آپ اور صحابہ کرام منتظر ہین حضرت صلعم نے ارشاد فرمایا کہ مین ایک سچے دوست کے انتظار مین کھڑا ہون اور وہ محمد بن اسمعیل بخاری ہے - غرض شیخ بخارا سے پہلے پہل نیشاپور تشریف لیگئے پہر وہان سے خرتنک پہر دار البقا کو سدہارے - انا للہ وانا الیہ راجعون

۲ کتاب جامع صحیح مسلم شریف

مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر تاریخی احوال

مسلم کے مصنف ابوالحسن مسلم بن الحجاج بن مسلم بن وردین کوشاد القشیری ہین نیشاپور کے رہنے والے مذہب شافعی کے پابند سنہ ۲۰۶ مین پیدا ہوے انکا لقب عساکر الدین تہا یہہ بہی فن حدیث مین کمال کا پورا انتصاب رکہتے تہے ابوزرعہ رازی اور ابوحاتم جیسے فن والے لوگ انکی امامت کو مانتے تہے اور اپنا پیشوا انہینکو فخر سمجہتے تہے - اوس زمانہ کے بڑے بڑے علماء محدثین نے انکی شاگردی کو اپنی عزت اخروی کا سبب سمجہتا تہا اس شیخ کے فطرتی مادہ کا اقتضا ظاہری نفاست اور باطنی نزاکت پر مبنی تہا انکی تجزی اور اختصاری تلخیص کا طریقہ اور حسن سیاق متون اور اسناد کی ہمہ ہری تقریر اور انتشاری امور کا انضباط اس فن کے علماؤن کو مسخر کرلیا تہا - آپ کے پاس اپنی مسموعی (۳۰۰۰۰۰) حدیثین موجود تہین جنمین سے اس صحیح مسلم کو نہایت ہی تورع اور احتیاط کے ساتہہ انتخاب فرمایا - صحیح حدیث کے پرکہنے مین پرکالہ تہے صحیح کو سقیم سے اسی خوبی کیساتہہ چہانٹ کر دکہانے کہ اچہے اچہے ہمعصرون سے تو کیا بلکہ بعض امور مین حضرت بخاری سے بہی نہو سکتا - اس کے سوا جامع صحیح قطع نظر اور بہی ایسے تصنیفات ہین جسکے نسبت عقل سلیم سچی شہادت کیساتہہ عمدگی کا یقین دلاتی ہے -

حضرت مسلم کی طبعی بات تہی کہ حدیث کے مذاکرہ کا مجلس مین سب سے پہلے کامیابی کے پورے نمبر حاصل کرتے مگر اتفاقاً ایک ایسی حدیث پوچہی گئی جسمین انکو تردد رہا گہر آتے (۳۰۰۰۰۰) حدیثون کے توڑے کو الٹ پہیر کرنے لگے تلاش حدیث کا استغراقی عالم حضرت کے ذاتی نفع و نقصان کو بہی بہولا دیا تلاش حدیث کیا تہی گویا اون کے حق مین طلایہ موت تہا قصہ یہہ ہوا کہ شیخ کے پاس زنبیل بہر کہجورون سے دہری رکہی تہی آپ تلاش حدیث مین بطریق نقل تناول فرماتے اور پرانے دفتر کے اوراق الٹتے آخر کار یہہ ہوا کہ وہ حدیث اوسی پرانے دفتر سے نکل آئی اور ادہر بہری زنبیل تمام ہوئی پیٹ پہول گیا اور شب یکشنبہ کو وفات ہوئی ۲۵ رجب سنہ ۲۶۱ھ بروز دوشنبہ تجہیز و تکفین کیگئی (انا للہ وانا الیہ راجعون) -

۳ کتاب سنن ابی داود

ابو داؤد کے مختصر تاریخی احوال

سنن ابی داؤد کے مصنف ابو داؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران ازدی ہیں سیستان جو سندھ و ہرات کے مابین قندہار کے متصل واقع ہے مصنف کا اصلی وطن تھا۔ یہہ بھی مذہب شافعی کے پابند تھے ۲۰۲ھ میں پیدا ہوے۔ شیخ کے علمی شوق نے (مصر۔ شام۔ حجاز۔ عراق۔ خراسان۔ اور جو نامی گرامی جزائر جنہیں حدیث کے چرچے۔ اور اسلامی ترقی کے ولولے اپنی شہرت کے آوازہ فلک نہم پر گونجاتے تھے سیر کرانے پر مجبور کیا شیخ کی فطرتی چال چلن کمال کی راغب تھی جہاں آوازہ حسن و کمال سن پایا فوراً اپنے ارادہ کی باگ موڑ دی مصیبتیں جھیلی پھر اس کمال کے تحصیل میں کوئی بات نہ چھوڑی۔

شیخ کی سیاحی نے ان کے سچے ارادہ کا نیک نتیجہ یہہ دکھایا کہ فن حدیث میں (۵۰۰۰۰۰) لاکھ حدیث کا حافظ اور ہمعصروں کا حسرتکدہ بینظیر جلیتا پرزا بنایا۔ زہد تقوا اصلاح چھوٹے چھوٹے باتوں میں بے ساختہ عادت ثانیہ کا کام دیتے تھے۔ دینی جہات میں احتیاطی مسائل کا نظیر اپنے آپ ہی کو کہا یا تہا۔ بڑے بڑے علماء محدثین نے اپنی خالص نیت اور سچے دل سے شاگردی اختیار کی تہی اس زمانہ کے ہمعصر شیخ کی علمی لیاقت کو خوب مانتے تھے۔ چنانچہ موسی بن ہارون شیخ کے زمانہ کے ایک مقدس دیندار آدمی کا بیان ہے کہ (ابو داؤد کو خدا نے دنیا میں حدیث ہی کے لئے اور آخرت میں جنت ہی کیلئے پیدا کیا ہے) ابو بکر بن داؤد کا بیٹا) اور (لولوی) اور (ابن اعرابی) اور (ابن داسہ) یہہ چار شخص نہایت ہی نامی گرامی فخر محدثین شیخ کے شاگردوں میں گذرے۔

شیخ نے منجملہ ان احادیث کے (۴۸۰۰) احادیث کو اس التزام کے ساتھ کہ (اس سنن میں صرف صحیح حدیثیں یا احادیث حسن مروی ہوں) منتخب کر کے اپنے اسناد

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کئے امام نے اپنی گہری نگاہ سے حرفاً حرفاً بالاستیعاب ملاحظہ فرما کر نہایت پسند کیا اور تعریف کی۔

ان مروی احادیث میں چار حدیثیں ایسے بیان کی گئی ہیں جو عقلمند کے دین میں عمل کرنے کو کافی سمجھی جاتی ہیں۔ اس کے معنے یہ نہیں کہ علوم دینی اور ضروری مسائل چھوڑ چھاڑ کر صرف انہیں چار پر عمل کرے بلکہ ضروری اصول اور فروعی جزئیات سے واقف ہو کر عمل کرے جس سے مجتہد اور مرشد کی ضرورت نہو۔

وہ حسب ذیل یہ ہیں

۱ حدیث انما الاعمال بالنیات

۲ " من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ

۳ " لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ

۴ " الحلال بین والحرام بین وبینہما مشتبہات فمن اتقی الشبہات استبرء لدینہ

غرض شیخ نے اپنے ابدی بقا کا بڑا وسیلہ اور سرمدی سعادت کا بڑا ذریعہ سطح زمین پر چھوڑا اور

دا اشوال شقہ ظاہری وجود کا
لباس خاک مصر سے رنگا

انا للہ و انا الیہ راجعون

۴ کتاب جامع ترمذی

ترمذی کے مختصر تاریخی احوال

جامع ترمذی کے مصنف ابو عیسی محمد بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی ہین
بوغ چھوٹا سا قریہ جو ترمذ سے چھ کوس پر واقع ہے اصلی وطن تھا مذہب
شافعی کے پابند تھے سنہ (۱) مین پیدا ہوے۔

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر کا بڑا حصہ علوم دینی کے تحصیل مین گذرا کبھی بصرہ
گئے۔ کبھی کوفہ۔ کبھی خراسان گئے کبھی حجاز۔ غرض متعدد شہرون مین
دینی علوم کی تحصیل کئے۔

فن حدیث مین بہت تصنیفون کا ابدی بقا کے لئے یادگار چھوڑا۔ جامع ترمذی کو
اور کتابون کے نسبت بچند حیثیات ترجیح دینی کوئی نامناسب نہین یہ
ظاہر ہے کہ ترتیب اور عدم تکرار اور مذاہب فقہیہ کے مختلف مسائل باوجود
استدلال اور اقسام احادیث کے تحقیقی ضروری باتین اور راویون کے نام اور
القاب اور کنیتین جس خوبی کے ساتھ انہون نے بیان کیا ہے کسی نے کم کیا ہوگا
ترمذی رح کا نابینا ہونا زہد و اتقا اور خوف خدا مین صبح و شام رونیکا کافی ثبوت
ہوسکتا ہے۔ شیخ کا حافظہ لوح محفوظ کے نمونہ سے کچھ کم نہ تھا بخاری رحمۃ اللہ
علیہ کے خلیفہ کہا جائے تو بجا ہے۔ مکہ جانے سے پہلے اپنے شیخ سے دو جزء حدیثون کے
پرچہ لکھے تھے مگر اسقدر فرصت نملی جو لکھی حدیثون کی صحت ہی کر لیتے۔ حسن اتفاق
مکہ کے رستہ مین شیخ سے ملاقات ہوئی موقعہ پاکر عرض کئے کہ مخدوما مین نے
دو جزء حدیثون کے پرچہ اس سے پہلے لکھے تو تھے مگر صحت کا کافی موقعہ نہ ملا غالبا
میرا خیال غلط ہوگا کہ اس موقع مین صحت کرلون شیخ نے اتفاق کیا اور کہا
کہ وہ لکھی حدیثون کے پرچے لے آؤ اور میری یاد سے مقابلہ کرلو نصیبون کی خوبی
وہ لکھی حدیثون کے پرچہ پہلے ہی سے گم ہو چکے تھے۔ ترمذی رح دو خالی پرچہ

ہاتھ میں لیکر با ادب دو زانو شاگردانہ شیخ کے سامنے آ بیٹھے شیخ حدیثیں پڑھنے لگے یہہ بکمال شوق دل لگائے پرچوں پر نگہ جمائے سنتے جاتے تھے ناگاہ شیخ کی نظر ہاتھ کے خالی پرچوں پر پڑی وہ نہایت جھنجلا کر فرمائے کیا تو مجھسے دل لگی کیا چاہتا ہے ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ مخدوما مجھہ پاس سے وہ لکھے پرچے حدیثوں کے جاتے رہے مگر مجھے احادیث کے لکھے پرچوں سے زیادہ اطمینان کے لائق یاد ہیں شیخ نے کہا اچھا۔ پڑھ سناؤ۔ ترمذی رحمۃ نے لکھے پرچوں کے پورے حدیثیں بے تکلف پڑھ سنائے شیخ کو سخت تعجب ہوا اور کہا کہ مجھے کافی اطمینان نہیں ہو سکتا کہ ایک ہی بار کے سنے میں دو جز کے حدیثیں معہ اسناد کے یاد ہو جائیں۔ بلکہ یہہ احتمال ہو سکتا ہے کہ پہلے ہی کے یاد کئے ہوں گے ترمذی رحمۃ نے عرض کی (جی نہیں) بلکہ اسی وقت سنے ہیں اور یاد کی ہیں۔ اگر جی چاہے پھر کوئی امتحان کیجئے۔

شیخ نے امتحاناً چالیس حدیثیں معہ اسناد اس جلدی کے ساتھ بیان کئے کہ ذہین آدمی کو بھی ایک بار کے سماعت کافی اطمینان کے لائق نہیں ہو سکتی مگر ترمذی رح نے بالبدیہی بلا تکلف اس خوبی کیساتھ صاف سنائے جیسے کوئی پرانا قصہ سناتا ہے ترمذی کا یہہ پہلا امتحان تھا ایسے سیکڑوں امتحان میں کامیابی کے پورے نمبر پاتے رہے ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جامع کو پوری مرتب کر کے علماء محدثین حجاز کے روبرو پیش کیا اونہوں نے تعمق کی نظر سے دیکھا اور پسند کیا پھر عراقی علمائے محدثین کے پاس لیگئے وہ بھی ہمزبان ہوے اور تعریف کی پھر علمائے خراسان کو دکھلایا اونہوں نے بھی پسند فرمایا اور تحسین کی جب علماؤں کا حسن ظاہر اور باطنی پر اتفاق ہوا تو ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع کو رواج دیدیا چنانچہ آجتک جاری ہے۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ شب دوشنبہ ۱۳ رجب ۲۷۹ھ بمقام ترمذ انتقال فرماگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۵ کتاب سنن نسائی

نسائی کے مختصر تاریخی احوال

سنن نسائی کے مصنف ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان بن دینار ہیں خراسان کے علاقہ میں نسا نامی شہر مصنف کا اصلی وطن تھا مذہب شافعی کے پابند تھے سنہ ۲۱۴ھ میں پیدا ہوئے نسائی رحمۃ اللہ علیہ پندرہ برس سال قتیبہ بن سعید بغلانی بلخی کے پاس ایک برس دو مہینے علم حدیث سیکھا کئے (بلخی شافعی مذہب تھے) اور صوم داودی ہمیشہ رکھا کرتے تھے - کثیر الجماع بھی بلا کے تھے چار بیویاں تھیں ہر شب ہر ایک کے پاس رہا کرتے تھے -)

غرض نسائی رح نے خراسان - حجاز - عراق - شام - مصر - بلخ - جزائر وغیرہ کی سیر کرکے بہت فن حدیث میں کمال پیدا کیا - جب سنن نسائی کی تصنیف سے فارغ ہوئے - اوس زمانہ کے امیر نے ان سے پوچھا (کیا آپکی یہ سنن نسائی پورے صحیح حدیثوں کا مجموعہ ہے) اونہوں نے جواب دیا (نہیں) بلکہ صحیح حسن - دونوں حدیثیں اوسمیں مروی ہیں - امیر نے نسائی رح سے یہہ درخواست کی کہ میرے لئے جسقدر اعلا درجہ کے صحیح حدیثوں کا مجموعہ ہو مرتب فرما دیجئے - نسائی رح نے ایک چھوٹا سا مختصر رسالہ صحیح حدیثوں کا منتخب کیا جسکا نام مجتبا تھا بادشاہ کو پیش کیا - نسائی رح کی وفات کا نادر واقعہ یہہ ہوا کہ اونہوں نے حضرت مرتضی رض کے مناقب میں ایک جستہ رسالہ لکھا - اور سوچا کہ دمشق کے جامع مسجد میں جاکر لوگونکو سنا دیں تاکہ لوگ بہٹکی راہ سے پہریں - بت پرستی چھوڑیں راہ راست پر آویں - اوس کتاب کو کچھہ سنانے پائے تھے ایک شخص نے پوچھہ بیٹھا کہ یہ سب درست ہے مگر یہ تو بتائیے کہ امیر المومنین حضرت معاویہ رض کے مناقب میں بھی کچھہ لکھا ہے - نسائی نے جواب دیا کہ معاویہ کے نسبت اسیقدر کافی سمجھتا ہوں کہ (وہ نجات ہی پاویں اونکے مناقب بھی کہاں) اور بعضوں نے کہا یہہ کلمہ بھی انکے شان میں کہا ہے کہ (میرے نزدیک انکے کوئی مناقب صحیح نہیں مگر حدیث لا اشبع اللہ بطنہ) لوگوں نے انکے رسالہ مناقب مرتضویہ کے طرز تحریر سے یہ خیال کیا کہ یہ مذہب شیعی رکھتے ہیں چاروں طرف سے زد و کوب شروع کردی تھا تھا کسیکی لات انثیین پر لگی نیم جان ہو گئے خادموں نے اوٹھا لیا گھر لے آئے نسائی رح نے فرمایا مجھے مکہ معظمہ کو پہونچا دو تاکہ حرمین میں یا مکہ میں مروں - مناجاتا ہے کہ روز دوشنبہ صفر سنہ ۳۰۳ھ میں عالم کو خالی کیا - انا للہ و انا الیہ راجعون

۶ کتاب سنن ابن ماجہ

ابن ماجہ کے مختصر تاریخی احوال

سنن ابن ماجہ کے مصنف ابو عبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ ابن ماجہ ربعی ہیں۔ عراق عجم میں (قزوین) نامی مشہور شہر مصنف کا اصلی وطن تہا۔ ۲۰۹ھ میں پیدا ہوے ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے۔ عراق عجم۔ بصرہ۔ کوفہ۔ بغداد مکہ۔ مدینہ۔ شام۔ مصر۔ واسطہ۔ رے اور اور اسلامی بلاد وغیرہ کی سیاحی کئے تہے۔ اور اس طبقہ کے بڑے بڑے علماء محدثین سے فن حدیث میں کمال پیدا کیا۔ بہت سارے مفید کتابیں تصنیف کیں۔ از انجملہ یہہ (ابن ماجہ) بہی تصنیف کرکے ابو ذرعہ رازی رح کے پاس لے گئے۔ شیخ نے اس سنن کو غور کی نظر سے دیکہا اور کہا کہ اگر یہ کتاب لوگوں کے ہاتہہ لگ جائے تو میں یقین کرتا ہوں کہ اکثر فن حدیث کی مروجہ کتابیں اور متداولہ جوامع معطل اور بے کار ہو جائینگے۔ فی الواقع (سنن ابن ماجہ) کے ترتیب اور احادیث کی عدم تکرار اور برجستہ اختصار اور جسقدر ظاہری و باطنی خوبیاں اس کتاب میں ہیں

(ابن ماجہ) بہ تخفیف جیم۔ حقیقۃ میں (ماجہ) مصنف رح کی والدہ کا نام ہے اسلئے (ابن ماجہ) پر ہمزہ مکسورہ زیادہ کیا گیا یعنی یہ اصطلاحی بات ہے کہ جہاں کسی راوی کے والدین کے نام ملکر (سند یا نسب) میں واقع ہوں۔ اور والدہ دادی کے ساتہہ مشتبہہ ہوتی ہو تو وہاں والدہ کے نام کے ساتہہ جو لفظ (بن) لاحق کیا جاتا ہے بزیادتی ہمزہ مکسورہ لکہا جائیگا۔ تاکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ راوی کی (ابن بہمزہ مکسورہ) صفت پڑی ہے۔ نہ اپنی ماقبل کی جیسے ابن ماجہ بہمزہ مکسورہ) صفت عبداللہ محمد کی ہے نہ اپنے ماقبل کی اور اسیطرح (عبداللہ بن مالک ابن بحینہ) بن ماں کا نام دادی کے اسم کے ساتہہ مشتبہہ ہورہا ہے۔ لہذا رفع اشتباہ کے لئے ہمزہ مکسورہ بن بحینہ پر زیادہ کیا گیا جس سے یہ معلوم ہوا کہ صفت عبداللہ کی ہے نہ مالک کی ۱۲

ع؎ جبارہ بن مغلس۔ ابراہیم بن منذر۔ ابن نمیر۔ ہشام بن عمارہ۔ ابوبکر بن ابی شیبہ۔ حضرت ابن ماجہ کے اساتذہ میں سے ہیں

ہین وہ دوسرے کتابون ہین کم ہون گے ابوذرعہ کی اسکی صحت پر سچی شہادت یقینی اطمینان کا پورا فائدہ دیتی ہے کہ یہہ صحیح ہے۔ مگر اُنہین کا بیان ہے کہ اس کتاب مین (وہ حدیثین جنکے سند مین خلل۔ یا متہم بالوضع ہین) (۳۰) تک پہونچے ہون گے۔ غرض اس سنن مین (۳۲) کتابین اور (۱۵۰۰) باب اور (۴۰۰۰) کل احادیث مذکور ہین ابن ماجہ رحمت اللہ علیہ بروز دوشنبہ (۲۷) رمضان ۲۷۳ھ ہجری مین وفات پائی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بعضے لوگون کے پاس ابن ماجہ کی جگہ موطا سمجہا جاتا ہے۔ ان چہہ کتابون کو تغلیباً صحاح کہا کرتے ہین۔

فصل ۶ علامات وضع حدیث وکذب راوی کے بیان مین

وہ حسب ذیل ہین

علامات ۱ مشہور تاریخ کے خلاف روایت کرنی

〃 ۲ راوی رافضی ہو یا ناصبی۔ صحابۂ کرام یا اہل بیت کے طعن مین حدیثین روایت کرے۔

عہ لف ونشر مرتب۔ لیکن اسمین تامل کیا جائے کہ آیا یہ راوی منفرد ہے یا نہین۔ بصورت اولی حدیث اعتبار کے لائق نہین۔ اور بصورت ثانیہ اگر دوسرے حضرات بہی اوس حدیث کو روایت کرتے ہون تو معتدبہ سمجہی جائے اور اوسکے حسن تاویل مین توجہ مبذول فرمائی جائے

عہ چنانچہ غیاث بن میمون نامی ایک محدث مہدی خلیفہ عباسی کی مجلس مین حاضر ہوے اور خلیفہ کبوترون کے اوڑانے مین مشغول تہا غیاث بن میمون نے بطور خوشامد (لا سبق الا فی خف او نصل او حافر او جناح) جسمین لفظ جناح انکی گہڑنتی تہی پڑہ سنائے خلیفہ کو یہہ گہڑنتی سخت ناگوار گذری جس سے یہہ حکم دیا کہ ہمارے کبوتر ذبح کر دئے جائین تا یہہ کبوتر الزام کذب علی النبی کے باعث نہون عہ جیسے قضائے عمری کے نسبت حدیث بیان کرنے یا (لا تاکلوا البطیخ حتی تذبحوہ) وغیرہ کی حدیث عقل و شرع کے مخالف ہے۔

علامات

۳ ایک ایسی حدیث روایت کرے کہ جسپر جمیع مکلفین کی معرفت اور عمل فرض مانا جائے بشرطیکہ وہ راوی منفرد نہو۔

" ۴ مقتضائے وقت و حال راوی کے کذب بیانی پر قرینہ ہوسکے

" ۵ مقتضائے عقل و شرع کے مخالف او ر قواعد شرعیہ اوسکی جہوٹ ہونے پر یقین دلاتے ہون۔

" ۶ حدیث مین ایک ایسا قصہ بیان کیا جائے کہ وہ فی نفس الامر متحقق ہوتا تو سیکڑون آدمی اوسکے ناقل ہوتے مثلاً اگر یون کہا جاوے کہ پندرہ تاریخ سنہ فلان جمعہ کے دن دوپہر کیوقت جامع مسجد مین خطیب منبر پر مار ڈالا گیا اور اوسکی ساری کہال نکالدی گئی اور یہہ قصہ ایک ہی شخص بیان کرے اور کسی دوسرے سے منقول نہو تو بالضرور وضع قصہ پر یقین ہوگا

" ۷ لفظ اور معنی مین رکاکت ہوئی۔

" ۸ وعید عـ شدید مین گناہ صغیرہ پر افراط کرنا یا وعدہ عظیم مین عمل قلیل پر افراط کرنا۔

" ۹ عمل قلیل پر حج وعمرہ کا ثواب بیان کرنا

" ۱۰ اچہے کام کرنیوالونکو انبیاؤن کے ثواب کا وعدہ بیان کرنا یا یون کہنا کہ ستر انبیاؤنکا ثواب اوسکو نصیب ہوگا۔

" ۱۱ خود ہی وضع حدیث کا اقرار کرے (رسالہ عجالہ نافعہ)

عـ ان جملون کے یہہ معنی ہین کہ مرتکب گناہ صغیرہ کو بڑی بڑی عذابون کے خوف دلانے مین مبالغہ کرنا یا ثوابی کام کے قلیل عمل پر بڑے بڑے عددون کے ساتھہ مبالغہ کرنا جیسے یون کہنا کہ اگر کوئی شخص دو رکعتین نفل نماز پڑہے تو اوسکو ستر ہزار مکان اور ہر مکان مین ستر ہزار حجرہ اور ہر حجرہ مین ستر ہزار تخت اور ہر تخت پر ستر ہزار حورین ملین گی۔ پس ہر قسم کی احادیث خواہ ثواب مین ہون خواہ عذاب مین موضوع سمجہے جاوینگے

فصل ۷ معرفت اسما مشتبہ کے بیان مین

وہ حسب ذیل ہے

سَلّام۔ جہان کہین کتب احادیث مین واقع ہو اوسکو بہ تشدید لام پڑہنا چاہیئے مگر پانچ اسم (۱) عبداللہ بن سَلام (۲) محمد بن سَلام بیکندی شیخ بخاری (۳) سلام بن محمد بن ناہض المقدسی (۴) محمد بن عبدالوہاب بن سلام مغربی (۵) سلام بن حقیق۔

عُمارہ جہان کہین احادیث مین واقع ہو بضم عین پڑہنا چاہیئے مگر لفظ پدر ابی بن عمارہ جو صحابی ہین کسرہ عین سے پڑہا جاتا ہے

کُرَیز بفتح کاف قبیلہ عالم مین۔ اور بضم کاف بصیغہ تصغیر۔ قبیلہ عبد الشمس مین حاصل یہہ کہ جس کسی کے نسب مین یہہ نام آوے دیکہا چاہیئے کہ یہہ خزاعی سے ہین یا عبشمی سے بصورت اولی فتح سے پڑہا چاہیئے وبصورت ثانی مصغر۔

عِسل جہان کہین حدیث مین واقع ہو بکسر عین وسکون مہملتین پڑہا چاہیئے مگر عسل بن رکوان الاخباری البصری کو بفتح عین پڑہا چاہیئے۔

غُنّام جہان کہین حدیث مین واقع ہو بفتح عین معجمہ وتشدید نون پڑہا چاہیئے مگر غنام بن علی العامری الکوفی کو بفتح عین مہملہ بتشدید مثلثہ پڑہا چاہیئے۔

جنکا صحاح ستہ مین کہین ذکر نہین ہے سے اور اونکی بہی صحاح مین کوئی روایت نہین۔

سے یہہ یہودی تہے جنکی عناد اور عداوت اور شرارت اور فساد کا ذکر احادیث مین متعدد مقامون پر کرتی ہے عہ مگر یہہ شخص صحیحین مین مذکور نہین ہے ۔۱۲

قُمَیر جہان کہین حدیث مین واقع ہو بصیغہ تصغیر پڑہنا چاہیے مگر قَمیر جو نام مسروق بن اجدع کی ہوے مین وہ وزن پر طویل کے پڑہا جاہیے

جَمَّال جہان کہین حدیث مین واقع ہو اوسکو بجیم معجمہ پڑہنا چاہیے۔ مگر یزید موسی بن ہارون حمال بجائے مہملہ پڑہا جاہیے۔

عَیشی اگر بصریون کے اسناد مین واقع ہو تو عَیشی منسوب الی العیش پڑہنا چاہیے اور اگر کوفیون کے اسناد مین واقع ہو تو عبسی بباے موحدہ وسین مہملہ پڑہنا چاہیے اور اگر شامیون کے اسناد مین واقع ہو تو عنسی بجائے بائے موحدہ نون سے پڑہا جاہیے۔

یسار جہان کہین حدیث مین واقع ہو سین مہملہ پر یائے تحتانیہ کو مقدم کیا جائے مگر استاد بخاری یعنے محمد بن بشار مین شین معجمہ پر باے موحدہ کو مقدم کیا جائے۔

بِشْر جہان کہین موطا اور صحیحین مین واقع ہو جاے بکسر بائی موحدہ وسکون شین معجمہ پڑہنا چاہیے مگر چار شخص کہ بضم باے موحدہ وسین مہملہ پڑہے جاتے ہین (۱) عبداللہ بن بسر صحابی (۲) بسر بن سعید (۳) بسر بن عبداللہ حضرمی۔ (۴) بسر بن محجن

بَشِیر جہان کہین موطا اور صحیحین مین واقع ہو جائے طویل کے وزن پر پڑہنا چاہیے۔ مگر چار شخص بصیغہ تصغیر۔ (۲) بشیر بن کعب عدوی (۲) بشیر بن یسار ہر دو بشین معجمہ (۳) یسیر بن عمرو بفتح یائے تحتانی وفتح سین مہملہ (۴) قطن بن نسیر بہ تقدیم نون مضمومہ وسین مہملہ مفتوحہ پڑہا جائے۔

لعہ عیشی بخباط اور مسلم حباط اگر ان دونون لفظونکو حناط منسوب بگندم فروشی پڑہنا چاہین توبہی جایز ہے اور اگر حباط منسوب برگ مغیلان فروشی پڑہنا چاہین توبہی جایز ہے اور اگر خیاط منسوب بجامہ دوزی پڑہا جائے توبہی جائز ہے وجہ اسکی یہہ ہے کہ تینون حضرات یہہ سب پیشہ کرتے تھے۔

بریدہ جہان کہین حدیث مین واقع ہوا وسکو بروزن مضارع معروف غائب پڑہنا چاہئیے۔ مگر تین شخص (۱) برید بن عبداللہ بن ابی بردہ بضم بائے موحدہ ورائے مہملہ مفتوحہ بصیغہ تصغیر (۲) محمد بن عرعرہ بن برند بکسر موحدہ ورائے مہملہ ونون ساکنہ بعضون نے دو نون کو فتح سے پڑہا ہے (۳) علی بن ہاشم بن برید بفتح بائے موحدہ وکسر رائے ویائے تحتانیہ ان تین اشخاص کو مضارع کے وزن پر نہین پڑہ سکتے

براء جہان کہین حدیث مین واقع ہوا وسکو بیائے موحدہ مفتوحہ مخففہ پڑہنا چاہئیے۔ مگر دو شخص (۱) ابو العالیہ ابو البراء (۲) ابو المعشر البراء ان دو لفظون کو بہ تشدید رائے مفتوحہ پڑہنا چاہئیے۔

حارثہ جہان کہین حدیث مین واقع ہوا وسکو بحائے مہملہ ورائے مکسورہ ومثلثہ مفتوحہ پڑہنا چاہئیے مگر چار نامون مین جیم معجمہ اور رائے مہملہ اور یائے تحتانیہ ہوگا۔

(۱) جاریہ بن قدامہ (۲) یزید بن جاریہ (۳) عمرو بن ضبیان بن اسید بن جاریہ (۴) اسود بن علاء بن جاریہ

اُبَیّ جہان کہین حدیث مین واقع ہو بضم ہمزہ و فتح بائے موحدہ وتشدید یائے تحتانیہ پڑہا جائیگا مگر ایک نام مین[ع] ہمزہ ممدودہ مفتوحہ اور بائے موحدہ مکسورہ اور یائے تحتانیہ مخففہ کے ساتہہ پڑہا جاتا ہے۔

[ع] وہ نام (آبی اللحم) ہے۔ آبی اللحم کے وجہ تسمیہ مین دو قول ہین بعضون نے یہہ کہا ہے کہ انہون نے گوشت کہانے سے انکار کیا تہا۔ اور بعض نے یہہ کہا ہے کہ بتون کے نام پر جو جانور ذبح کئے جاتے تہے) اون کو کہانے سے انکار کیا تہا۔

حَریز جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بجیم معجمہ و تکرار رائے مہملہ پڑھنا چاہیئے مگر دو ناموں میں کہ جائے مہملہ اول میں اور زائے معجمہ اخیر میں ہوگا وہ دو نام یہہ ہیں (۱) حریز بن عثمان رحبی (۲) ابو حریز عبد اللہ بن حسین۔

خِراش جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بکسر خائے معجمہ پڑہنا چاہیئے مگر ایک نام میں بجائے مہملہ پڑہا چاہیئے۔ وہ نام پدر ربعی بن حراش ہے۔

حُصَین جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بصیغہ تصغیر بصاد مہملہ پڑہنا چاہیئے مگر ایک نام کو طویل کے وزن پر پڑہنا چاہیئے۔ وہ نام یہہ ہے ابو حَصِین عثمان بن عاصم اور ایک نام بصیغۂ تصغیر بضاد معجمہ بھی آیا ہے وہ نام یہ ہے۔ حضین بن منذر الوساسان ہے

حازم جہاں کہیں کتب ثلاثہ مذکورہ میں واقع ہو۔ بجائے مہملہ اور زائے معجمہ پڑہنا چاہیئے۔ مگر ایک نام میں خائے معجمہ پڑہا جاتا ہے وہ نام یہہ ہے۔ ابو معاویہ محمد بن خازم

حَبّان جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بفتحہ حائے مہملہ اور بہ تشدید بائے موحدہ پڑہنا چاہیئے مگر تین ناموں میں حائے مہملہ مکسورہ اور باقی علی حالہ پڑہیں۔ وہ تین نام یہہ ہیں (۱) حبان بن عطیہ (۲) حبان بن موسی (۳) حبان بن عرقہ

حُبَیب جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو طویل کے وزن پر پڑہنا چاہیئے مگر تین ناموں میں بضم خائے معجمہ بصیغۂ تصغیر ہوگا وہ تین نام یہہ ہیں (۱)

لف یہ عکرمہ کے راوی ہیں۔ حبہ یہہ مشہورہ (ضرر کوبی) شاگرد اعمش ہیں سے لیے ان ناموں میں بفتح حا اور بہ تشدید بار پڑہا کرتے ہیں وہ نام یہہ ہیں۔ حبان بن منقذ اور جد محمد بن یحیٰی بن حبان اور خود او جد حبان بن واسع بن حبان اور حبان بن ہلال ۱۲

(۱) حبیب بن عدی (۲) حبیب بن عبدالرحمن (۳) ابو خبیب

حکیم جہان کہین حدیث مین واقع ہو طویل کے وزن پر پڑہنا چاہیے مگر ان دو ناموں مین بصیغہ تصغیر پڑہا جاتا ہے (۱) بدل زریق بن حُکیم (۲) حُکیم بن عبداللہ

رباح جہان کہین حدیث مین واقع ہو بہ رائے مفتوحہ پڑہنا چاہیے مگر ایک نام مین بہ کسر رائے مہملہ پڑہا جائے - ابو قیس زیاد بن ریاح

زُبَید جہان کہین صحیحین مین واقع ہو - بضم زائے معجمہ و فتحہ بائے موحدہ بصیغہ تصغیر پڑہنا چاہیئے اور موطا مین جہان کہین واقع ہو بصیغہ تصغیر (تصغیر زبد) پڑہا جائے -

سلیم موطا اور صحیحین مین جہان کہین حدیث ہو بصیغہ تصغیر پڑہنا چاہیے مگر سلیم بن حیان بروزن طویل پڑہا جاتا ہے -

سلم جہان کہین حدیث مین واقع ہو - بہ فتح سین مہملہ و سکون لام پڑہنا چاہیئے -

حزام جہان کہین حدیث مین واقع ہو بجائے مہملہ و زائے معجمہ (قبیلہ قریش مین) اور رائے مہملہ (قبیلہ انصار مین) پڑہا جاتا ہے - اور صورۃ -

سلیمان بالیاء التحتانیہ - جہان کہین حدیث مین واقع ہو پیغمبر علی نبینا و علیہ السلام مراد مین - مگر چند اسم (۱) سلمان فارسی (۲) سلمان بن عامر ضبی (۳) سلمان الاغر (۴) عبدالرحمن بن سلمان (۵) ابو حازم سلمان[ع]

ع ابو حازم جو ابو ہریرہ رضہ کے راوی ہین اونکا نام ہی سلیمان تہا - اور ابو حازم مولا ابو قلابہ اونکا نام ہی سلمان ہے یہ دونو حضرات گو کتب ثلاثہ مین مذکور نہین ہین مگر بطرف کتب بیسے مشہور ہین ۱۲

(۶) ابو رجاء سلمان - فافہم

سلمہ جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو حروف ثلثہ کو مفتوح پڑھنا چاہیے مگر دو جاے بکسر لام (۱) عمرو بن سلمہ[عہ] جرمی (۲) بنو سلمہ[عہ]

عبیدہ جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بصیغہ تصغیر پڑھنا چاہیے مگر چار جاے (۱) عبیدہ بن سفیان (۲) عامر بن عبیدہ باہلی (۳) عبیدہ بن حمید (۴) عبیدہ سلمانی

عبادہ جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بضم عین و تخفیف بائے موحدہ پڑھنا چاہیے مگر محمد[سہ] بن عبادۃ الواسطی - کو عین مفتوحہ کے سات پڑھنا چاہیے۔

عبدہ جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح عین و سکون بائے موحدہ پڑھنا چاہیے مگر دو شخص (۱) عامر بن عبدہ (۲) بجالہ بن عبدہ ان دونوں کو بفتحتین پڑھنا چاہیے۔

عباد جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح عین و تشدید بائے موحدہ پڑھنا چاہیے - مگر قیس بن عباد - کو بضم عین و تخفیف بائے موحدہ پڑھتے ہیں -

عقیل جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح عین و کسر قاف مگر تین شخصوں کو بصیغہ تصغیر پڑھتے ہیں (۱) عقیل[سہ] بن خالد (۲) یحیی بن عقیل[ہ] (۳) بنو عقیل -

---

عہ یہ صاحب مسجد بصرہ کے امام تھے عہ یہ انصاری کا قبیلہ کہلاتا ہے سہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اوستاد ہیں للعہ یہ نام صحیح مسلم کے خطبہ میں واقع ہے اور ان دونوں عبدہ کو بہ سکون با بھی پڑھ سکتے ہیں -

سہ یہ ابن شہاب زہری کے شاگرد ہیں -

ہ یہ عرب میں مشہور و معروف قبیلہ ہے -

واقد جہاں کہیں کتب ثلاثہ میں واقع ہو۔ قاف سے پڑھنا چاہیے

لفظ نصر جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو وہ اگر محلے باللام ہے[ع] تو اوسکو بصاد معجمہ پڑھنا چاہیے اور اگر معری عن اللام ہے تو اوسکو بصاد مہملہ پڑھنا چاہیے۔

عُبید و حُمید جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بصیغہ تصغیر پڑھنا چاہیے۔

اَیلی[ع] جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح ہمزہ و سکون یاے تحتانیہ و تخفیف لام پڑھنا چاہیے۔

بزاز جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بدو زای منقوطہ پڑھنا چاہیے مگر دو شخصوں کے نام میں۔ پہلا زائے معجمہ دوسرا راے مہملہ ہے (۱) خلف بن ہشام البزار (۲) حسن بن صباح بزار

البصری جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بیای موحدہ منسوب بہ شہر بصرہ مراد ہوتا ہے مگر تین شخصوں کے ناموں میں نون پڑھا جاتا ہے (۱) مالک بن اوس نصری (۲) عبدالواحد بن عبداللہ نصری (۳) سالم بن فلان مولی النصریین

ثوری جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بثای مثلثہ مفتوحہ پڑھا جاتا ہے مگر ابو یعلی محمد بن صلب توزی۔ بتای مثناۃ فوقانیہ و تشدید واو پڑھا جاتا ہے۔

ع۵ جیسے (ابی نصر اور (النضر بن حارث) یہہ اصطلاحی فرق ہے جس سے امتیاز آپسمیں اس طرح ہو سکتا ہے جیسے عمر۔ اور عمرو۔ واو سے وہ بدون واو کے ع یہہ حدود شام میں ایک مشہور شہر کیطرف منسوب ہے اور اسکا اعراب اس غرض سے بتلایا گیا کہ (ایلی) منسوب بہ ابلہ بضم ہمزہ و باے موحدہ مضمومہ و تشدید سے ممتاز ہو جائے۔ لیکن یہہ (ابلی) صحیحین میں کہیں مذکور نہیں ہے

ع نصر نامی عرب میں ایک مشہور قبیلہ ہے جسکی طرف ان حضرات کی نسبت کی جاتی ہے

ع فارس میں ایک بلدہ کا نام ہے جسکی طرف نسبت کی جاتی ہے۔

الجُریری جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بضم جیم معجمہ یعنے بصیغہ تصغیر پڑہنا چاہیے مگر یحیی بن ایوب جریری کو بفتح جیم معجمہ اور یحیی بن بشر حریری کو بفتح حاء مہملہ پڑہنا چاہیے۔

سلمیعـہ جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح سین مہملہ پڑہنا چاہیے

ہمدانی جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بہ سکونعـہ میم و دال مہملہ پڑہنا چاہیے مگر ہمذانعـہ کو بفتح میم و ذال معجمہ پڑہنا چاہیے۔

زبیر جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بضم زائے معجمہ پڑہا جاتا ہے مگر عبدالرحمٰنعـہ بن زبیر کو بالفتح۔

زیاد جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بیائے تحتانیہ پڑہنا چاہیے۔ مگر ابا الزناد کو نون سے پڑہتے ہیں۔

شریح جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بشین معجمہ اور حای مہملہ کے ساتھہ بصیغہ تصغیر پڑہا چاہیے۔ مگر تین ناموں میں بہ سین مہملہ اور جیم معجمہ پڑہتے ہیں وہ تین نام یہہ ہیں۔
(۱) سریج بن یونس (۲) سریج بن نعمان (۳) احمد بن ابی سریج۔

شیبانعـہ جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بشین معجمہ اور یای تحتانیہ کے ساتھہ پڑہا جاتا ہے۔

عـہ یہہ بہی بخاری رح و مسلم رح کے استاد ہیں۔ اور جریری میں یا نسبتی بطرف جریر سمجہی جاتی ہے
عـہ اہل حدیث (انصار کے قبیلہ سلمی کیطرف منسوب کرنیکی وجہ سے بکسر سین مہملہ پڑہنا چاہیے۔
عـہ متاخرین نے میم کو مفتوح پڑہا ہے اور اسکے نسبت قبیلہ ہمدان کیطرف کیجاتی ہے۔
عـہ عراق عجم کے ایک شہر ہے اور صحیحین میں اوس شہر کیطرف کہیں نسبت نہیں کیے گئے۔
عـہ یہہ شخص ہیں جس نے رفاعہ کی بی بی سے نکاح کیا تہا (فذکرہا) حدیث کہدبۃ الثوب)
عـہ سنان بن ابی سنان اور سنان بن ...... ربیعہ اور سنان بن سلمۃ اور احمد بن سنان اور ابو سنان ضرار۔ اور ام سنان۔ یہہ سب اسماء لفظ شیبان سے قریب قریب سمجہے جاتے ہیں۔ مگر یہہ کل سین مہملہ اور نون کے ساتھہ پڑہے جائینگے۔

فصل ۸ عادت ترمذی کے بیان میں

دو باہم متنافی اقسام احادیث کو جمع کرنا اکثر ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی عادتی بات ہے گو بظاہر باہم منافات سمجھی جاتی ہے مگر تعمقی نظر کا نیک نتیجہ اس مسئلہ کے حل کا کافی یقین دلاتا ہے کہ ان دونوں صفتوں میں باہمی کوئی منافات نہیں مثلاً جس حدیث میں (ھذا حدیث حسن صحیح) فرماتے ہیں۔

(۱) اس جملہ کے یہہ معنے ہوسکتے ہیں کہ یہہ حدیث حسن ہے یا صحیح۔

(۲) یا یہہ معنے ہوسکتے ہیں کہ یہہ حدیث ایک اعتبار سے صحیح مانی جاتی ہو اور ایک اعتبار سے حسن اگر اسکے متعلق تمثیلاً یوں کہا جائے کہ ایک ہی اسناد میں زید۔ عمرو بکر۔ خالد۔ احمد۔ محمود) راوی ہوں اور محدثین کی گروہ خاص کا خیال صرف (زید) کی ثقہ ہونے کے متعلق اطمینان کے لائق نہو اور ایک گروہ خاص ثقہ سمجھتی ہو۔ تو بلحاظ معنی اول وس حدیث کو (ھذا حدیث حسن) کہنا کوئی اصولی مسئلہ کے منافی نہوگا اور بلحاظ معنے ثانی اوسکی نسبت (ھذا حدیث صحیح) کہنا کوئی غلط نہ سمجھا جائیگا۔

(۳) یا یہ معنی ہوسکتی ہیں کہ ایک اسناد کی حیثیت سے (ھذا حدیث صحیح) کہنا نامناسب نہیں اور ایک دوسری اسناد کے لحاظ سے (ھذا حدیث حسن) کہنا غلط نہیں۔

(۴) یا یہہ معنے ہوسکتے ہیں کہ (حسن) سے حسن لغوی مراد ہو اور (صحیح) سے صحیح اصطلاحی یا بالعکس

(۵) یا یہ معنی ہوسکتے ہیں کہ صحیح سے (صحیح لغیرہ) اور (حسن) سے (حسن لذاتہ) مراد ہو ہیں وجوہ بالا (ھذا حدیث حسن صحیح) کہنا نامناسب نہ سمجھا جائیگا اب ہی بحث اس مسئلہ میں کہ (ھذا حدیث حسن غریب) کیونکر صحیح ہوجائیگا اسکا جواب نمبر ۳ و ۴ سے بھی ممکن ہے اور یہہ جواب بھی ہوسکتا ہے کہ جس (حسن) کی تعریف میں تعدد طرق مذکور ہے وہ (ما نحن فیہ) سے خارج ہے بلکہ ہماری مراد اسکی قسم ثانی سے ہے اور اسکا غریب کیساتھ مجتمع ہونا ممکن نہیں دفع علیہ ابو الفتح

نہ ہمیں نہیں تحریر لکھ کر پڑھا جاسکا ہو حسن کے بعد حسن حسن غریب کے تعدد طرق ۔۔۔

زیادتی	حدیث میں کرنی مختلف فیہ ہے مگر قول مفتی بہ یہہ ہے کہ زیادتی عالم متبحر کی جائز مانی جاتی ہے۔
نقل	بالمعنی عالم متبحر کو جائز ہے۔
مرادف	کا مرادف کی جگہ لفظ کا استعمال یا متن کی صورت بدلدینی یا اختصار[۱] کرنا ہرگز جائز نہیں مگر عالم متبحر کو۔
حدثنا	یا حدثنی کے ساتھہ اوس وقت روایت کرسکتے ہیں جبکہ الفاظ زبان شیخ سے سنے گئے ہوں[۲]
اخبرنا	یا اخبرنی کے ساتھہ اوسوقت روایت کرسکتے ہیں جب کہ شیخ کو احادیث سنائی گئی ہوں
مثلہ	سے اوسوقت تعبیر کرسکتے ہیں جبکہ متابعت لفظاً اور معناً مانی جاتی ہو۔
نحوہ	سے اوسوقت تعبیر کرسکتے ہیں جبکہ متابعت صرف لفظاً ہی سمجھی جاتی ہو
لفظ حسد	جہاں کہیں احادیث میں واقع ہو وہاں غبطہ مراد ہے[۳]۔

۱ مفردات میں ہو یا مرکبات میں۔

۲ تحدیث اور اخبار میں کوئی مفید فرق نہیں مگر جسقدر باہمی فرق میں کوشش کیگئی اوسیقدر تکلفات کرنے پڑے سچ تو یہہ ہے کہ باہمی تفریق اہل مشرق کی اصطلاحی بات ہے مغربین کے منافی نہیں نہ وہ اوسکے قائل بلکہ علی العموم تحدیث اور اخبار ایک ہی معنی میں مستعمل ہے۔ (تمثیلا ۹)

۳ غبطہ یعنے اوس امر کی آرزو اور خواہش کرنی کہ جو کسی شخص خاص کو حاصل ہے اگر یوں کہا جائے کہ "جسقدر خدا نے تجھے مال و متاع یا علم و فضل یا اعزاز سے سرفراز فرمایا اگر مجھے بھی عنایت فرماتا تو میں بھی تجھہ جیسا تو ایسی امور میں صرف کرتا" غرض اس قسم کی جائز آرزو و خواہش کرنی ہمارے شرعی مسئلہ کے اصولی خیال کے ناموافق نہیں جیسے اس قسم کے ناجائز آرزو کرنی کہ "تجھے خدا محروم کرے اور مجھے نصیب" منافی سمجھی جاتی ہے۔

یجمع[ع۱] بین الصلوتین بین الظہر والعصر والمغرب والعشا

جہان کہیں حاشیون مین وارد ہوتا ہے وہان جمع صوری مراد ہوتی ہے مگر جمع بین المغرب والعشا مزدلفہ مین جمع حقیقی کے ساتھہ تاویل کیجاتی ہے

رقبی[ع۲] اوسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص اپنے ملک کو کسی کے ہاتھہ باین شرط کہ اگر مین تجھسے پہلے مرون تو یہہ ملک تیری ہے اور اگر تو مجھسے پہلے مرے تو میری ہے دینے کا معاہدہ ہے۔

عمری[ع۳] اوسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص اپنی ملک کو کسی غیر کے ہاتھہ بقید حیات بخشدے - اور یہ الفاظ ذیل باب البیع مین مندرج ہین

ع۱ اکثر جملہ (یجمع بین الصلوتین بین الظہر والعصر والمغرب والعشا) یا بین المغرب والعشا احادیث مین واقع ہوتا ہے جسکی تاویل احناف کے پاس جمع صوری کے ساتھہ کیجاتی ہے مگر مزدلفہ مین اور جمع صوری اوسکو کہتے ہین کہ ایک نماز آخر وقت پڑہی جائے اور دوسری نماز اوسکے ابتدائی وقت مین اور بعضے ارباب مذہب جمع حقیقی کے ساتھہ تاویل فرماتے ہین جسکی یہہ معنے ہین کہ دو مستقل نمازین دوسرے نماز کے وقت مین پڑہی جائین عام اس سے کہ مزدلفہ ہو یا غیر مزدلفہ۔

ع۲ گو اس قسم کا معاہدہ کرنا مصلحت کے خلاف ہے مگر تاہم اگر کوئی کردے تو جائز سمجھا جا سکتا یا نہین اسمین ہمارے امام صاحب اور امام محمد رحمہم اللہ کے پاس صحیح نہین اور امام ابو یوسف رح کے پاس جائز ہے اور بعضو کے پاس مکروہ ہے

ع۳ غرض جب تک وہ شخص زندہ رہتا ہے اوس عطیہ پر اوسکا تصرف کرنیکا مستحق سمجھا جاتا ہے بعد انتقال وارثون کے مستحق ہونے مین اختلاف ہے بعض کا یہہ قول ہے کہ وہ مستحق ہو سکتے ہین کیونکہ یہہ عطیہ فی نفسہ ہبہ ہے اور ہبہ کا استرداد باطل ہے چنانچہ احادیث مین بصراحت مذکور ہے (فانہ من اعمر عمری فہی للذی اعمرہا حیا ومیتا ولعقبہ وقال ان العمری میراث لاہلہا) اور بعض کا یہہ ارشاد ہے کہ ورثا اوس عطیہ کے مستحق نہین سمجھے جاتے کیونکہ یہہ عطیہ فی نفسہ عطیہ نہین بلکہ ایک ملک مستعار ہے جسکا استرداد اصل مالک کے طرف کسی مدت تک ضروری ہے چنانچہ حدیث مین وارد ہے (واما اذا قال ہی لک ما عشت فانہا ترجع الی صاحبہا) غرض فیصلہ یہہ ہے کہ اگر کوئی معطی بوقت عطا یون کہدے کہ مین نے تجہے اس شے کا بعد مرگ مالک بنا دیا اور تیری بعد تیری اولاد مستحق ہے بالاتفاق یہہ ہبہ سمجھا جاتا ہے اور اگر مطلقا (ہی لک ما عشت) کہدے تو بہی جمہور اوسکو حکم اول ہی مین داخل کرتے ہین اور شرط کو باطل کہتے ہین اور اگر (ہی لک ما عشت فاذا مت رجعت الی) کہے تو بہی ہمارے پاس حکم اول ہی [illegible] اور امام احمد رح فرماتے ہین کہ یہہ عمری فاسد ہے اور امام مالک فرماتے ہین [illegible] جائز ہے واللہ اعلم بالصواب

مزابنہ	غیر معین ثمرہ[1] درخت کو معین ثمرہ کے عوض فروخت کرنا
محاقلہ	غیر معین غلہ کو معین غلہ کے عوض فروخت کرنا۔
مخابرہ	زمیندار اپنی زمین کو کسی کے حوالہ کرے باین شرط کہ (۵) تو اسمین ہل جوت اور غلہ بو۔ اور جسقدر اسمین پیداوار ہوگی اوسمین سے مجھے چوتہائی یا تہائی کرایہ زمین دینا ہوگا۔
معاومہ	ٹھیکے کا نام ہے یعنے ثمرہ درخت یا کسی شئی کو سال دو سال یا اس سے زائد مدت پر فروخت کرنا۔
ثنیا	بیع مین مجہول[2] شئے کے استثنا کرنیکا نام ہے۔
عرایا	محتاجون کو معین[3] ثمرہ دیکر اون کے خیراتی درختون کا میوہ خریدنے کرنیکا نام ہے
ملامسہ	اوسکو کہتے ہین کہ جہان ایک شخص نے دوسرے کے کپڑے کو چہولیا فوراً وہ بیع منعقد ہوگئی
منابذہ	وہ بیع[4] ہے کہ جہان ایک نے دوسرے کی طرف کپڑا پہینکا اور اوس نے اسکے طرف تو وہ بیع فوراً منعقد ہوگئی۔

عل[1] ثمر سے عموم مراد ہے خواہ میوہ ہو خواہ غلہ اناج

عل[2] مثلاً یون کہہ سکتے ہین کہ (مین نے اپنی جمیع مکانات کو بیع کئے) مگر دو مکان اب یہہ معلوم نہین کہ وہ مکان عمدہ ہین یا برے۔ یا طلائی۔ یا نقردی۔ یا شکستہ ہین۔ یا غیر شکستہ۔ لہذا یہہ بیع بہی جائز نہین ہان اگر اون مستثنی مکانون کو معین اور معلوم کرادے تو بیع بلاشبہ جائز اور صحیح ہوگی۔

سلہ[3] عادتی بات اور رواجی چال عرب کی یہہ تہی کہ اپنے باغ کے بعضے درخت کسی محتاج کو میوہ کہانیکی غرض سے دیدیا کرتے اور اگر وہ محتاج اوسی باغ مین اپنے اہل و عیال کیساتھہ آرہتا اور اصل مالک کی آمدو رفت اون کی تکلیف کا باعث ہوتی تہی تو اصل مالک اپنے پاس سے اوسکو محدود مقدار میوہ دیکر وہ خیراتی درخت کا میوہ خرید کرلیا کرتے جسمین اوس فقیر کا بہلا ہوجاتا اور تکلیف آمدورفت سے سبکدوشی۔ اور علماؤن نے اوسکو (۵) وسق سے کم مین محدود کردیا ہے کما یدل علیہ حدیث ابی ہریرۃ الخ

عــہ[4] یہہ بیع ایام جاہلیت مین ہوا کرتی تہی۔ بایع مشتری کی باہمی رضا یا خیار مجلس کا سب بطرف ہوجاتا تہا۔ اور وہ بیع منعقد ہوجاتی تہی (حتمی گرادتی تہی) اسکو بہی منع فرمایا ہے مثلہ بمضمون مذکور (سفہ) فافہم

بیع الحصاۃ اوسکو کہتے ہین[ع۵۱] کہ کوئی مشتری اپنے بائع سے یون کہے کہ جب تیری چیز پر کنکر سے پھینکون تو اوس چیز کی بیع منعقد ہو جاویگی یا بائع اپنے مشتری سے یون معاہدہ کرلے کہ جس چیز پر تیری کنکری گرے گی وہ چیز تیرے ہی ہات فروخت کرون گا ۔

بیع الغرر اوس کو کہتے ہین کہ بیع مجہول ہو یا بائع کے ید قدرت مین نہو جیسے ہنوز موتی دریا مین ہون اور خرید و فروخت کیجاوے وقس علیہ البواقی

بیع حبل الحبل اوسکو کہتے ہین کہ باردار مادہ مادی جنے پر اوسکو بچہ ہو اور یہہ بچہ اوس موجودہ باردار کے پیٹ مین فروخت کیا جائے اور یہہ بیع اسیطرح ہے جیسے موجودہ حمل کا بچہ لائق بیع نہین

بیع العربان اوسکو[ع۵۲] کہتے ہین کہ جو چیز بائع کو بایں شرط دیجاے کہ اگر یہہ بیع پوری تکمیل ہو لے تو یہہ چیز اوسکی قیمت مین مجرا ہوگی ورنہ یہہ چیز واپس نہوگی)

قراۃ علیہ جہان[ع۵۳] کہین اسنادون مین واقع ہوتا ہے وہان استاد کو سنانا مراد ہوا کرتا ہے ۔

ع۵۱ اسکے اور بہی ایک معنے ہین وہ یہہ ہین کہ اسقدر زمین بیچے جہانتک تیر (کنکر) جا سکتا ہے اور یہہ بیع بہی منع کی گئی ۔ ع۵۲ جسکو ہمارے اردو محاورہ مین (بیعانہ) اور (سائی) کہتے ہین اور یہہ بہی ممنوع ہے ۔ ع۵۳ چنانچہ کتب نسائی مین اکثر مذکور ہے اور نسائی کا (قراۃ علیہا کہنا نامناسب نہین کیونکہ انکے استاد حارث بن مسکین نابینائی کیوجہ سے طلباء کی تدریس اپنے یاد سے فرمایا کرتے تہے لیکن چونکہ نسائی رح سے کچہہ باطنی خصومت کا تعلق بہی تہا جسکی وجہ سے یہہ چھپے چھپائے خاموش آکر سماعت کرلیا کرتے اسلئے (قراۃ علیہ) فرماتے ہین ۔

لا یصح	(فی ھذا الباب) جہان کتب احادیث مین واقع ہوتا ہے وہان ضعف حدیث مراد ہوتا ہے یا حدیث کا موضوع ہونا۔ ھذا حدیث مسند) سے مرفوع صحابی مراد ہے۔
	(من السنۃ کذا) سے موقوف صحابی مراد ہے
الزعم	کبھی معنے مین (قول) کے بھی آتا ہے جیسے (انک تزعم لا تعود ثم تعود) ای انک تقول لا تعود ۱ھ
سریہ	جس غازی فوج مین حضرت رسالت پناہ صلعم تشریف فرما نہون
غزوہ	وہ غازی فوج جسمین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہون
قال	کبھی معنی مین (فعل) کے بھی آتا ہے جیسے (الا من قال ھکذا ھکذا ھکذا) کبھی معنی مین (اخذ) کے آتا ہے جیسے (قال بیدہ) اور کبھی (مشی) کے معنی مین آتا ہے جیسے (قال برجلہ ونحو ذلک
اصح	(ما فی الباب) جہان کہین کتب احادیث مین واقع ہوتا ہے وہان اس سے ارجح اور اقل ضعف مراد ہوا کرتی ہے۔
رباط	اوسکو کہتے ہین کہ سرحد اسلام پر بمقابلہ دشمنان دین مستعد اور نگہبانی کے لئے بیٹھنا۔
اعتبار	جس سے متابع اور شاہد اور منکر و شاذ وغیرہ کے معرفت ہو جائے۔
منسوب الی الحرفہ	یا منسوب الی الشہر۔ یا منسوب الی الحی یا لقب یا تخلص یا بلفظ ابن یا لفظ بنت۔ اپنے اسم ماقبل کی صفت واقع ہوتا ہے۔

لفظ لیس کبھی معنی مین الا وسوی کے آتا ہے۔
لفظ نفاس کبھی معنی مین حیض کے آتا ہے۔
لفظ مولی کبھی معنی مین غلام کے آتا ہے۔
لفظ زوج کبھی معنی مین زوجہ کے آتا ہے۔
لفظ غیر مرة یا غیر واحد جہان کہین حدیثون مین واقع ہوتا ہے وہان (اکثر بار یا کئی شخصون سے) مروی ہونا سمجھا جاتا ہے۔
سجدتین جہان کہین بجائے رکعتین احادیث مین واقع ہوتا ہے اوس سے رکع رکعتین مراد لی جاتی ہے۔

؎ جیسے فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من الخلاء فیقرء القرآن ویاکل معنا اللحم ولم یکن یحجبہ عن القرآن شئی لیس الجنابۃ مین لفظ لیس بمعنی الا ہے۔
؎ جیسے فقال مالک انفست قلت نعم قال ھذا امر کتبہ اللہ
؎ جیسے عن شہاب عن حبیب مولی عروۃ مین لفظ مولی بمعنی غلام ہے
؎ جیسے عن میمونۃ بنت الحارث زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم مین زوج بمعنی زوجہ ہے۔



سند حدیث

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على
رسوله محمد سيد الانبياء والمرسلين وعلى اله واصحابه
اجمعين اما بعد فيقول العبد المفتقر الى الله الغنى
الهادى المدعو بمنصور على المراد آبادى ستر الله عثاره
وزلله - وسد بسداد فضله خلله ان المولوى محمد صمدانى
بن قاضى محمد ركن الدين قد استمع وقرء على الامهات
الست المحتوية للصحاح والحسان من احاديث سيدنا
نبى الانس والجان الصحيحين للشيخين والجامع
المسند للترمذى والسنن للنسائى والسنن لابى داود
السجستانى والسنن لابن ماجة القزوينى والموطأ
للامام محمد والسنن للدارمى رضى الله تعالى عنهم
اجمعين وافاض علينا من بركاتهم وجمعنا معهم
يوم الدين فاجزته ان يروى عنى بتمامها كما اجازنى
بها خاتم المحدثين مولانا المولوى احمد على السهارنفورى

تغمده الله برحمته بعد ما سمعت بعضهما منه
وقرات بعضهما عليه وقال وحصل له القراءة
والسماعة والاجازة من مولانا الشيخ محمد اسحاق
وحصل له القراءة والسماعة والاجازة من مولانا
الشيخ عبد العزيز وحصل له القراءة والسماعة
والاجازة من والده الشيخ مولانا ولى الله بن الشيخ
عبد الرحيم الدهلوى وغيره من اسماء الرواة
لا حاجة الى ذكرها لكونها مذكورة فى الكتب
المعول عليها باسرها فعليه بالضبط والاتقان
فى الالفاظ والمعانى والتثبت والتيقظ فى المقاصد
والمبانى واوصيه بتقوى الله ذى القوة المتين و
الاعتصام بسنة رسوله الامين والاجتناب عن
صحبة الذين اخترعوا البدع فى الدين وباشاعة العلوم
السنية الدينيه - والاحتراز عن كل ما
يخالفها وعن التدنس برذائل الدنيا الدنيه واسال الله
لى وله ان يوفقنا لما يحب ويرضى ويجعل اخرتنا خيراً
من الاولى ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم
والصلوة والسلام على سيدنا ومولانا محمد خير الانام
وعلى اله الكرام واصحابه العظام الى يوم القيام ؁



كتبه محمد منصور على المراد ابادى